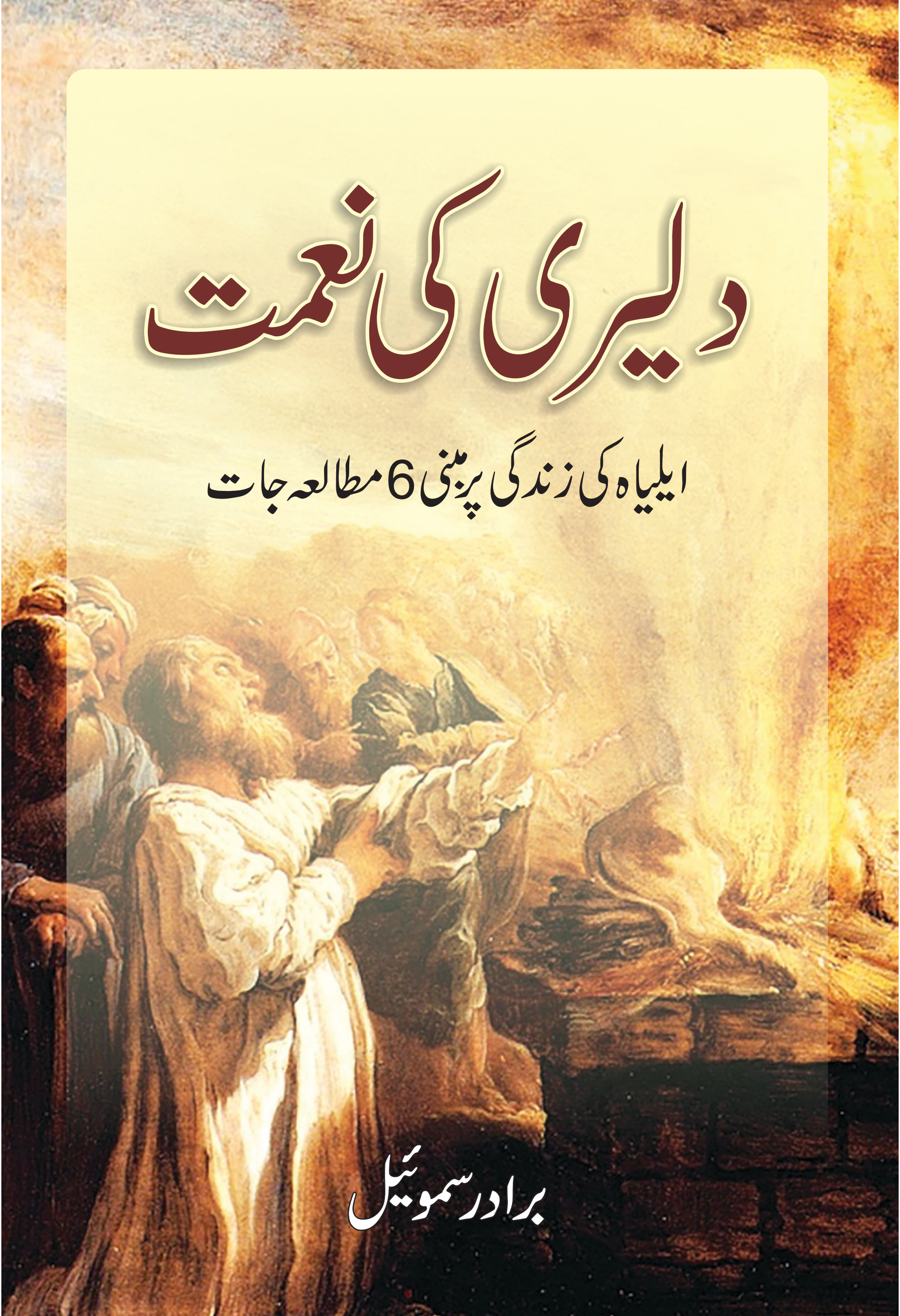

دلیری کی نعمت

ایلیاہ کی زندگی پر مبنی 6 مطالعہ جات

برادر سموئیل

دلیری کی نعمت

ایلیاہ کی زندگی پر مبنی 6 مطالعہ جات

برادر سموئیل

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مزید معلومات کے لئے

EveryHome

57-H, P.E.C.H.S, Block-6, 75100-Karachi.
1761-D, Block-J, Nishat Colony, Lahore Cantt.
021-34380601,042-37138056, 0345-2013580
everyhomepk@gmail.com, **UAN:** 0304-1110720

فہرست

ایلیاہ کی زندگی پر مبنی 6 مطالعہ جات

مطالعہ اوّل	درست چناؤ کرنے کی دلیری	5
مطالعہ دوم	با مقصد چناؤ کرنے کی دلیری	17
مطالعہ سوم	دُعائیہ چناؤ کرنے کی دلیری	25
مطالعہ چہارم	تازگی کا چناؤ کرنے کی دلیری	33
مطالعہ پنجم	مقابلے کا چناؤ کرنے کی دلیری	43
مطالعہ ششم	انتخاب کا چناؤ کرنے کی دلیری	51

خُدا چاہتا ہے کہ ہم آرام کی زندگی جئیں!

''لیکن شریر تو سمندر کی مانند ہیں

جو ہمیشہ موجزن اور بے قرار ہے۔

جس کا پانی کیچڑ اور گندگی اُچھالتا ہے''۔

(یسعیاہ ۵۷:۲۰)

اگر ہم خُداوند میں مسرور نہیں رہیں گے

تو بے چینی ہمارے اُوپر غالب آجائیگی!

''اُن کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے۔

اور وہ سلامتی کی راہ سے واقف نہ ہوئے''۔

(رومیوں ۳:۱۶۔۱۷)

مطالعہ اوّل

دُرست چناؤ کرنے کی دلیری

چناؤ جو ہم ہر روز کرتے ہیں!

بدقسمتی سے ہم اکثر غلط چناؤ کر بیٹھتے ہیں۔ ہم جو کچھ بونا چاہتے ہیں اُس کا چناؤ تو کر لیتے ہیں لیکن پھر ہم وہی کاٹتے ہیں جو کچھ ہم نے بویا ہوتا ہے۔ ہم ایک ایسی کائنات میں رہتے ہیں جہاں قوانین رائج ہیں۔ جیسے کہ قانونِ کشش ثقل۔ جس کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ "جو کچھ اُوپر کی طرف جاتا ہے وہ نیچے کی طرف آتا ہے"۔ جو چناؤ ہم کرتے ہیں اُسی سے ہماری زندگیوں کی سمت کا تعین ہوتا ہے اور ہم وہی کاٹتے ہیں جو کچھ ہمارے بوئے ہوئے بیجوں سے اُگتا ہے۔

ہمیں ہمیشہ خُدا کی مرضی کا چناؤ کرنے کے لئے دلیری کی ضرورت ہوتی ہے خاص طور پر اگر آپ ایسے لوگوں کے درمیان گھرے ہوئے ہیں جو خُدا کی مرضی کے خلاف اور اُس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ مطالعہ آپ کو درست طریقے سے چناؤ کرنے کی دلیری حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

میں اپنی زندگی کے اختتام کے نزدیک ہوں اور چاہتا ہوں کہ ہر شخص اپنی زندگی کے اہداف اور مقاصد پورے کرے لیکن کچھ لوگ جو ایلیاہ نبی کی طرح بوڑھے ہو چکے ہیں وہ بڑے شوق اور توقع کے ساتھ اُس بادل کو دیکھنے کی اُمید رکھتے ہیں جو رُوحانی بیداری کا مینہ برسائے گا۔ اب ہم یہ انتظام نہیں کر سکتے کہ ویسا ہی ایک بادل اچانک سے نمودار ہو۔ لیکن ہم دعا کے ذریعہ سے خُدا کی اُس محبت اور شفقت کی بارش کے لئے منت کر سکتے ہیں جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔

- **اپنے واسطے ڈٹ کر کھڑے ہونے کے مقام کا چناؤ کرنا**

"ایلیاہ تشبی جو جلعاد کے پردیسیوں میں سے تھا اخی اب سے کہا کہ خُداوند اسرائیل کے خُدا کی حیات کی قسم جس کے سامنے میں کھڑا ہوں اِن برسوں میں نہ اوس پڑے گی نہ مینہ برسے گا جب تک میں نہ کہوں۔" (۱۔سلاطین ۱۷:۱)

ایلیاہ خُداوند کا ایک عظیم اور شعلہ بیان نبی تھا۔ اس کے "دل میں گویا آگ بھری تھی"۔ جب کسی مناد کے دل میں آگ بھری ہوتی ہے تو آپ اس کی پہچان کر سکتے ہیں اُس کے مُنہ سے آگ کی مانند کلام نکلتا ہے۔ وہ آگ سننے والوں کے دلوں میں بھڑکنے لگتی ہے، یہ بھڑکتی ہوئی آگ پھیلتی جاتی ہے خاص طور پر اُس وقت جب رُوح القدس کی ہوا چلتی ہے، اگر یہ ہوا تھم جائے تو دبی ہوئی چنگاریوں کی راکھ کا ڈھیر باقی رہ جائے گا اور کوئی بھی اس راکھ کی جانب راغب نہیں ہوگا۔

منادی کرنے والو، یسوع کے لئے آگ جلاتے جاؤ، پوری دنیا میں آگ لگاتے جاؤ اور اُس کی مرضی کو پورا کرتے جاؤ۔

ہم خدا کے کھیت میں کام کرنے والے خادم ہیں۔ جو خوشخبری کی آگ کو پھیلتے ہوئے، نوجوانوں کو ثابت قدمی سے کھڑے ہو کر یسوع کی گواہی دیتے ہوئے، پاکیزگی کی زندگی بسر کرتے ہوئے اور ان آزمائشوں پر غالب آتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں جو شیطان ان کے سامنے کھڑی کرتا ہے۔

اب میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ہم پہلی بار ایلیاہ نبی کے بارے میں پڑھتے ہیں تو آپ اُس کے منہ سے ایسی ایسی باتیں سنتے ہیں جو اس کے اور اس کے جانشین الیشع کے سوا کسی اور نبی نے کبھی نہیں کہیں۔ یہ دونوں آدمی خُدا کے عظیم اور معجزات کرنے والے سورما تھے۔ جب الیشع کو ایلیاہ کی رُوح کا دُونا ملا تو اس نے اپنے اُستاد ایلیاہ سے دوگنے معجزات کر دکھائے۔

جب ہم ۱۔سلاطین ۱۷ باب کی ابتدائی آیت میں ایلیاہ کے بارے میں پڑھتے ہیں تو وہ وہاں اسرائیل کے شریر بادشاہ اخی اب کا مقابلہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایلیاہ اچانک سے ہی نمودار ہو جاتا ہے اور جیسے ہی وہ اپنا منہ کھولتا ہے اس کے مُنہ سے خُداوند کی وہ آگ نکلنا شروع ہو جاتی ہے جو اس

کے دل میں سمائی ہوئی تھی۔ وہ اُس خُدا کے جلال اور شان وشوکت سے بخوبی واقف تھا جس کی وہ خدمت کرتا تھا۔ وہ ایک کرخت مزاج آدمی تھا جو ہر وقت مقابلے کی تلاش میں رہتا تھا اور اس کا گمان تھا کہ خُدا کے سچے خادموں کو اس کی طرح ہمیشہ کھری بات کرنی چاہئے۔ اس نے اعلانیہ کہا کہ ملک میں کال پڑے گا جو کئی سالوں تک جاری رہے گا اور جب تک میں نہ کہوں وہ کال ختم نہیں ہوگا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

ایلیاہ کو یہ دلیری کہاں سے ملی تھی؟ جس عبارت پر میں زور دینا چاہتا ہوں اُسی میں اُس کا جواب موجود ہے۔ ''خُداوند اسرائیل کے خُدا کی حیات کی قسم جس کے سامنے میں کھڑا ہوں۔۔۔'' (۱۔سلاطین ۱:۱۷)

اگلی بار ایلیاہ نبی نے یہی الفاظ تب کہے جب خُدا نے اُسے دوسری بار بادشاہ کے پاس بھیجا اور اس نے کہا ''رب الافواج کی حیات کی قسم جس کے سامنے میں کھڑا ہوں۔ میں آج اُس سے ضرور ملوں گا۔'' (۱۔سلاطین ۱۵:۱۸)۔

اس کے بعد جب ایلیاہ کے شاگرد الیشع کو بھی تین متحدہ بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو وہ اس کی خوشامد کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اُس کے منہ سے خوش آئند باتیں اگلوائیں لیکن وہ انہیں جواب دیتے ہوئے کہتا ہے، ''۔۔۔رب الافواج کی حیات کی قسم جس کے آگے میں کھڑا ہوں اگر مجھے شاہِ یہوداہ یہوسفط کی حضوری کا پاس نہ ہوتا تو میں تیری طرف نظر بھی نہ کرتا اور نہ تجھے دیکھتا۔'' (۲۔سلاطین ۱۴:۳)

پھر جب نعمان کوڑھی نے الیشع کے معجزے کی ساری صورتحال کو تبدیل کرنے کی کوشش میں اُسے انعام وکرام دینا چاہا تو اس وقت بھی الیشع اس دنیاوی منافع کی آزمائش کو فوراً رد کر دیتا ہے۔ ''لیکن اُس نے جواب دیا خُداوند کی حیات کی قسم جس کے آگے میں کھڑا ہوں میں کچھ نہیں لوں گا اور اُس نے اُس سے بہت اصرار کیا کہ لے پر اُس نے انکار کیا۔'' (۲۔سلاطین ۱۶:۵)

چنانچہ بحران کے وقتوں میں بھی خُدا کے عظیم سورماؤں کو ظالم طاقتوں کا سامنا تھا لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ جب دشمن دولت اور انعام وکرام کے ساتھ ان کی آزمائش کرنے کے لئے آیا تو اُنہوں

نے دولت اور انعام کو رد کر دیا۔ شاید دوسرے لوگ قبول کر لیتے لیکن یہ دونوں خادم کوئی ایسی بات قبول کرنے کو ہرگز تیار نہیں ہوتے تھے۔ ان کے ذہن میں صرف ایک ہی سوچ تھی ''خدا زندہ ہے اور میں خُدا کا خادم ہوں''۔

- **خُدا کا فضل ہمیں اس لائق بنا دیتا ہے کہ ہم اس کے حضور کھڑے ہوسکیں۔**

ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی فطری حالت میں خُدا کی پاک حضوری میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ یوحنا رسول آنے والے زمانے کی عدالت کے متعلق بات کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں۔ ''کیونکہ اُن کے غضب کا روزِ عظیم آ پہنچا۔ اب کون ٹھہر سکتا ہے؟'' (مکاشفہ ۶:۱۷)

اگر ہم اپنی راستبازی کے بل بوتے پر خُدا کی حضوری میں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو ہماری راستبازی اُس کے سامنے ناپاک لباس کی مانند ہے اور وہ ہمیں خُدا کی حضوری میں جانے نہیں دے گی۔ چونکہ مسیح نے ہماری خاطر گناہوں کی قربانی دے کر کفارہ ادا کر دیا ہے تو اب ہمیں اس کے وسیلہ سے نجات اور گناہوں کی معافی حاصل ہوچکی ہے۔ اب ہم مسیح کی راستبازی کی خلعت سے ملبس ہو چکے ہیں اور خُدا کی پاک حضوری میں کھڑے ہونے کا مقدور رکھتے ہیں۔ ''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔۔۔ تاکہ کوئی فخر نہ کرے''۔ (افسیوں ۲:۸،۹) ''تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی ستائش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت بخشا''۔ (افسیوں ۱:۶)

خُدا کا فضل ہمیں اس لائق بنا دیتا ہے کہ ہم بڑے پُروقار انداز سے اس کے حضور میں کھڑے ہوسکیں۔ جو ہمارے لئے بڑے شرف کی بات ہے''۔ بنی لاوی کے لئے بھی یہ اسی قدر عزت کی بات تھی کہ وہ خُدا کے حضور میں کھڑے ہو کر اس کی خدمت انجام دیں۔ (استثنا ۱۰:۸)۔ جب ہم اپنے کھڑے ہونے کے مقدور اور خُدا کی طرف سے ملنے والی بلاہٹ کا شعور حاصل کر لیتے ہیں تو پھر ہمارے اندر خود بخود ایسی دلیری پیدا ہو جاتی ہے اور یہی دلیری ایلیاہ اور الیشع کے پاس بھی تھی۔

ہمیں نہ صرف خُدا کے حضور کھڑے ہونا چاہئے بلکہ اپنی آنکھیں کھول کر اُس ہستی کو دیکھنا بھی چاہئے جس کے حضور ہم کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں اندر باہر سے دیکھتا اور جانچتا ہے؛ وہ ہمارے دل کے گہرے خیالوں سے بھی واقف ہے۔ ہماری سوچیں اور ارادے سب اس کے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہیں، میں ہمیشہ اس کے حضور میں کھڑا رہنا چاہتا ہوں۔

ایسی رویا خود ہی آزمائش کا زور توڑ دیتی ہے۔اخی اب بادشاہ نے جب بلند مرتبت اور سب پر ممتاز، قادرِ مطلق خُدا کی رُویا دیکھی تو اسے اپنا تخت ٹوٹی ہوئی کرسی کی مانند دکھائی دینے لگا۔ الیشع کو جس خزانے کی پیشکش کی گئی تھی وہ اسے کوڑا کرکٹ دکھائی دیا کیونکہ اس کی نظر آسمانی سونے کی سڑکوں پر تھی جو اس کے خُداوند اور آقا کی بادشاہی میں موجود ہیں۔ طاقت کی بات کریں تو ایلیاء اور الیشع بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہو کر بڑی دلیری سے خُدا کی عظمت کی بات کرتے تھے اور اس طرح وہ زمینی بادشاہوں کی حیثیت کو جلی ہوئی ٹہنی کی راکھ کی طرح خاک میں ملا دیتے تھے۔ وہ زمینی جابر بادشاہوں کو دیکھ کر دیدہ دلیری کے ساتھ گویا کہہ سکتے تھے کہ تو محض ایک کیڑا ہے اور اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

خُداوند کی خدمت کرتے ہوئے ان الفاظ کو اپنے الفاظ بنالیں ''وہ خُدا جس کے حضور میں کھڑا ہوں''۔ آپ اس بڑی ہستی کی خدمت کرنے اور اس کی گواہی دینے کے سبب سے تاریکی کی قوتوں کے چنگل سے آزاد ہو جائیں گے۔

خُدا کا فضل ہمیں اس لائق بنا دیتا ہے کہ ہم فرمانبرداری کے ساتھ مقدس سرزمین پر کھڑے ہو سکیں۔ ہیرودیس یوحنا اصطباغی سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ ایک راستباز اور مقدس شخص تھا۔ جب وہ منادی کرتا تھا تو منصف بھی تھر تھر کانپنے لگتا تھا۔ آپ بھی مقدس زمین پر مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں اور کوئی آپ کو ہٹا نہیں سکتا کیونکہ مسیح میں آپ بھی مقدس ہیں اور رُوح القدس آپ میں بسا ہوا ہے اور وہی آپ کو بولنے کے لئے پاک کلام دیتا ہے۔

قَومیں کِس لیے طیش میں ہیں
اور لوگ کیوں باطل خیال باندھتے ہیں؟

خُداوند اور اُسکے مسیح کے خلاف
زمین کے بادشاہ صف آرائی کر کے
اور حاکم آپس میں مشورہ کر کے کہتے ہیں۔(زبُور ۲:۱۔۲)
لیکن جس خُدا کے سامنے ہم کھڑے ہیں وہ سب پر قوی و قادر ہے۔
وہ کون ہے جس نے آپ کو ''مقدس'' کہا ہے؟
آپ کس کے اختیار سے ایسی بڑی باتیں کہتے ہیں؟

کیا کلامِ مقدس آپ کے بدن کے پاک ہونے کا اعلان نہیں کرتا (افسیوں ۲:۲۱)؛ کیا ایسا نہیں ہے کہ عبرانیوں کا مصنف اپنے سننے والوں کو ''مقدس بھائیو'' کہہ کر مخاطب نہیں کرتا؟'' (عبرانیوں ۳:۱)؛ اور اگر جڑ پاک ہے تو ڈالیاں بھی پاک ہیں۔(رومیوں ۱۱:۱۶)
''اے عزیزو! جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں خُدا کے سامنے دلیری ہو جاتی ہے۔''(۱۔یوحنا ۳:۲۱)

ہمیں اپنے مالک کی خدمت انجام دیتے ہوئے فخر یا غرور کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم صرف اس کی اتنی خدمت انجام دے سکتے ہیں جتنی وہ ہمیں قوت عطا کرتا ہے، یہ اس کا کام ہے کہ ہمارا ردِعمل مثبت ہونا چاہیے تا کہ ہم خُدا کے تقاضوں پر پورے اتر سکیں۔ ایسا کرنے سے گواہی پیدا ہوتی ہے اور اس گواہی کے سبب سے مجھے بڑی تسلی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(ا) اپنے کھڑے ہونے کے وقت کا چناؤ کرنا، عبدیاہ کی مثال

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ خُداوند کے سارے خادم ایلیاہ کی طرح بے باک نہیں ہوتے۔ ایسے کردار رکھنے والے لوگوں کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ جب تک ہر شخص ان کی مانند نہ بنے وہ خُدا پر سچے ایمان کا اظہار کرنے میں ہمیشہ کمزور رہتا ہے۔ ایلیاہ کا یہ خیال تھا کہ پورے اسرائیل میں صرف وہی خُدا کا سچا خادم بچا ہے، لیکن خُدا نے اُسے یاد دلایا کہ ایسے 7,000 اور بھی خادم موجود تھے جن کے سر بعل دیوتا کے سامنے نہیں جھکے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ کبھی کبھار ایسا وقت بھی

آتا ہے کہ ایلیاہ کی طرح بے دھڑک بولنے والے خادمین کو خُدا کے خاموشی کے ساتھ کام کرنے والے خادموں کی مدد کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

عبدیاہ ایک خاموش طبع ایماندار، سچا اور ثابت قدم شخص تھا۔ جس کا ذکر کتاب مقدس کے اس اقتباس ا۔سلاطین ۱۸ باب کے علاوہ کہیں ذکر نہیں ملتا۔

عبدیاہ ایک نہایت گھمبیر صورتحال میں گھرا ہوا تھا۔ وہ شاہی محل میں رہتا تھا اور اخی اب کے گھر کا دیوان تھا (ا۔سلاطین ۱۸: ۳)۔ اس لئے وہ ایک اعلیٰ درجے پر فائز تھا۔ اس کے نام کا مطلب ہے ''خداوند کا خادم'' اور اگرچہ شریر ملکہ ایزبل نے اخی اب کے گھر کو بت پرستی کا گڑھ بنا دیا تھا تو بھی یہ مردعبدیاہ خُداوند کی خدمت میں وفادار رہا۔

جب ایزبل خُداوند کے نبیوں کے خلاف گویا دیوانے پن کا شکار ہو کر اُنہیں پے در پے قتل کرانے لگی تو اس مردِ خُدا عبدیاہ نے ان میں سے 100 نبیوں کو لے کر پچاس پچاس کر کے ایک غار میں چھپا دیا۔ تصور کیجئے! یہ بڑا جان جوکھوں کا کام تھا اور اسے نہایت منظم طریقے سے یہ کام کرنا پڑا ہوگا کہ ہر روز 100 لوگوں کے کھانے کا بندوبست کرے اور ان کے حدود واربعہ کو بھی پوشیدہ رکھے اور ساتھ ہی ساتھ وہ محل کی خدمت انجام دینے میں بھی پوری طرح مستعد تھا۔

یوں دکھائی دیتا ہے کہ ایلیاہ، عبدیاہ کے ایمان سے رتی برابر متاثر نہ ہوا تھا۔ کیا یہ بات سچ نہیں کہ ببانگ دہل باتیں کرنے والے قائدین خُدا کی بادشاہی میں خاموشی کے ساتھ خدمت انجام دینے والے خادموں کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ ہم سب نے یہ منظر دیکھا ہے کہ کس طرح ٹوٹنے والا ستارہ آسمان پر سے تیز رفتار آواز کے ساتھ نیچے کی جانب گرتا ہے اور اس کے پیچھے تیز روشنی کی ایک دم سی دکھائی دیتی ہے لیکن اس کا نظارہ دیکھنے کے چکر میں ہم خاموشی کے ساتھ چمکنے والے باقی ستاروں کو نظرانداز کر جاتے ہیں۔

اسی لئے ہمیں جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً دوسروں کو غلط کہنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ پولُس ان مقدسین کا ذکر کرتا ہے جو قیصر کے گھرانے میں شامل تھے۔ پرانے عہدنامے میں ایسے کئی مقدسین کا ذکر موجود ہے جو ایمان دار بھی تھے اور اعلیٰ عہدوں پر فائز بھی تھے جیسے کہ یوسف

فرعون کی مملکت کا حاکم تھا اور دانی ایل نبوکدنضر کے ملک میں حاکم تھا اور یہاں اس مثال میں عبدیاہ، اخی اب بادشاہ کا دیوان تھا اور محل میں رہتا ہے۔

تو پھر عبدیاہ نے کب خُداوند کے حضور میں کھڑے ہونے کا مقدور پایا؟

''۔۔۔لیکن میں تیرا خادم لڑکپن سے خُداوند سے ڈرتا رہا ہوں۔''

(۱۔سلاطین ۱۸: ۱۲)

۱۔نوعمری میں ایمان لانے کی برکات

عبدیاہ جب پیدا ہوا تو اُس کے والدین نے اُس کا نام عبدیاہ رکھا۔جس کے معنی ''یہوواہ کا خادم'' یا ''یہوواہ کا عابد'' ہے۔عبدیاہ نوعمری میں اسرائیل کے خُدا پر ایمان لایا کیونکہ اُس کے والدین خُدا پرست تھے۔جنہوں نے اُسے خُداوند کی راہوں کی تربیت دی جو اُن کے ایمان کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ سب خُداوند کی خدمت کرنے والے لوگ تھے۔

آج کے والدین بھی ایسا ہی کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ناموں سے کس طرح کردار کی عکاسی ہوتی ہے۔

عین ممکن ہے کہ عبدیاہ کے والدین خُدا پرست نہ ہوں۔شاید اس کا ایمان کسی خُدا پرست اُستاد یا کسی شفیق آیا کا مرہون منت ہو جس نے شیرخواری میں اس کی پرورش کی ہوگی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کی جواں عمری کے دنوں میں بعل کے پجاریوں کا اثر پڑنے سے پہلے ہی خُدا نے کسی ذریعہ سے اس تک رسائی کی اور یوں وہ سچے خُدا پر ایمان لے آیا۔اس لئے یہ بات اس قدر اہمیت نہیں رکھتی کہ اُس کا نام عبدیاہ کس طرح رکھا گیا تھا بلکہ خاص بات یہ ہے کہ وہ اسرائیل کے خدا پر ایمان لایا۔

۲۔نوعمری کے ایمان کی حفاظت

ہمارے شہر کراچی کی گلیوں بازاروں میں دن بہ دن جرائم کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ان جرائم میں بہت سے نوجوان لوگ شامل ہیں۔ان میں سے بہت سے نوجوان

ایسے ہیں جو اپنے گھروں اور بستیوں کے محفوظ ماحول سے باغی ہو کر اسے خیر باد کہہ چکے ہیں اور اگر ان کو خُداوند پر حقیقی ایمان کی چار دیواری میں محفوظ نہ کیا جائے تو وہ آسانی کے ساتھ گناہ اور بدی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

لیکن عبدیاہ یہ کہہ سکتا تھا کہ میں اپنے لڑکپن سے خُداوند سے ڈرتا رہا ہوں۔ اس بات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ خُدا سے خوفزدہ رہتا تھا بلکہ وہ خُدا کی تعظیم کرتا تھا۔ ایسی تعظیم کرنے سے وہ درست مقام پر پہنچتا ہے اور گُناہ میں گرنے کے خطروں سے محفوظ رہتا ہے۔

۳۔نوعمری کے ایمان کی خوشیاں

نوعمری کے ایمان کے وسیلہ سے ہم بہت سے دکھوں اور مصیبتوں سے بچ جاتے ہیں۔ یہی خُدا کا قانون ہے جو ساری مخلوقات میں رائج ہے کہ نوعمری کا ایمان ہمیں اُن عظیم اصولوں کو سمجھنے کے لائق بنا دیتا ہے جن کے مطابق زندگی بسر کرنے سے شادمانی اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

بُرائی کی راہ اختیار کرتے ہوئے زندگی کی شاہراہ پر گامزن ہونا بڑی نادانی کی بات ہے اور اس سے بھی بڑی نادانی یہ سوچنا کہ یہ اعمال ایک مختصر وقت تک کے لئے ہیں اس لئے میں ذرا گناہ کا مزہ چکھ لوں۔ ایسے لوگ عین اُسی طرح سے ابلیس کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں جیسے کوئی شکاری کسی جانور کو اپنے بچھائے ہوئے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ وہ جال ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ جانور کا اس جال میں سے نکلنا محال ہوتا ہے، گناہ کا پھندہ بھی ایسا ہی ہے۔

اُن لوگوں کے لئے خُدا کی تعریف ہو جو نوعمری میں مسیح پر ایمان لائے ہیں اور محفوظ ہیں۔ بہت سارے لوگ اپنی جوانی کو گُناہ اور بدی میں گزار کر بڑھاپے کے دِنوں میں توبہ کر کے راستبازی کو پورا کرتے ہیں جو کہ شادمانی کا باعث ہے۔

۴۔نوعمری کے ایمان کے دشمن

عبدیاہ نے جوانی کی آزمائشوں میں کامیابی حاصل کی تھی اور اب وہ اخی اب کے محل کا ایک

اہم آدمی بن چکا تھا۔ وقت اسے تبدیل نہیں کر پایا تھا کیونکہ وہ ابھی تک خُداوند سے ڈرتا تھا۔ وہ آج بھی اپنے ایمان پر قائم تھا۔ بعض اوقات وقت کی آزمائش ہمارے لئے سب سے زیادہ سخت آزمائش ثابت ہوتی ہے۔ اگر کوئی آزمائش لمحہ بھر کے لئے ہمارے سامنے آئے تو ہم بڑی دلیری کے ساتھ اس کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی آزمائش کافی سالوں تک ہمارے مقابلے میں کھڑی رہے تو ایسی حالت میں ہم تھک جاتے ہیں اور ہار مان لیتے ہیں لیکن عبدیاہ ایسا نہیں تھا۔

- **زمانے کا دستور بھی اُسے تبدیل نہیں کر پایا تھا۔**

اُس زمانے کا دستور کیا تھا؟ بعل دیوتا کی پوجا۔ ایزبل نے ایسے جھوٹے نبی مقرر کر رکھے تھے جو لوگوں کو بعل کی پوجا پاٹ کرنا سکھاتے تھے۔ اخی اب بادشاہ نے بھی اسے پوری پوری چھوٹ دے رکھی تھی۔ ایلیاہ کو یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ اس کے سوا باقی سب لوگ بعل کی پوجا کرنے لگ گئے ہیں۔

لیکن اب ایلیاہ اٹھایا جا چکا تھا اور خُداوند کے بہت سے نبیوں کو قتل کیا جا چکا تھا۔ خُداوند کی ہیکل یروشلیم میں تھی اور وہ یروشلیم سے بہت دور تھا۔ اس کے اوپر حوصلہ شکنی کے بادل چھائے ہوئے تھے مگر پھر بھی وہ اپنے ایمان میں قائم رہا۔

مبارک وہ لوگ ہیں جو خُدا کے کلام پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں اگر لوگ راہِ راست سے گمراہ ہو جائیں تو بھی وہ اپنی راہ سے ہٹنے کو تیار نہیں ہوتے۔

- **اس کا مقام بھی اسے تبدیل نہیں کر پایا تھا۔**

آپ جس جگہ کام کرتے ہیں وہاں بھی آزمائشوں کی بھرمار ہو سکتی ہے۔ اگر عبدیاہ ایزبل کی بات مان لیتا تو شاید اس کی تنخواہ میں اضافہ ہو جاتا۔ صاف پتہ چلتا ہے اُسے شاہی محل کے اندر نہایت پھونک پھونک کر قدم اٹھانے پڑتے ہوں گے۔ اس نے اخی اب کو اس بات کی ہوا تک نہیں لگنے دی کہ ایلیاہ مجھے ملا ہے۔ لیکن اس کے مقام اور مرتبے کے سبب سے بھی خُداوند پر اس کے

ایمان میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

آج ایسے لوگ بھی ہیں جو خوشحالی اور مالی برکت کا نفع حاصل کرنے کے چکر میں اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اُن کی جیبیں تو بھر گئیں لیکن دل خُدا کی محبت سے خالی ہو گئے۔ خوشی جاتی رہی ضمیر کی ملامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا، اس لئے ضرور ہے ہم عبدیاہ کی طرح حالات سے نہیں خُدا سے ڈریں۔

۵۔نوعمری کے ایمان کا متبادل

بڑے خطرے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم نوجوانی کی عمر میں خُداوند کے پاس نہ آئیں تو پھر شاید ہمیں کبھی دوبارہ موقع نہ مل سکے۔ مختلف سروے کی رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ بڑھاپے میں خُداوند پر ایمان لانے والوں کی نسبت نوجوانی میں ایمان لانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔

قانونِ فطرت سے ہم سیکھتے ہیں کہ ایک نرم کونپل کو ایک مخصوص سمت میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ زندگی پر بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ نوجوانی کی عمر میں ہم اثر قبول کر کے سیکھ سکتے ہیں لیکن ایک بار ہم اپنی عمر میں پختہ ہو گئے تو پھر ہمارا تبدیل ہونا آسان نہیں ہوگا۔

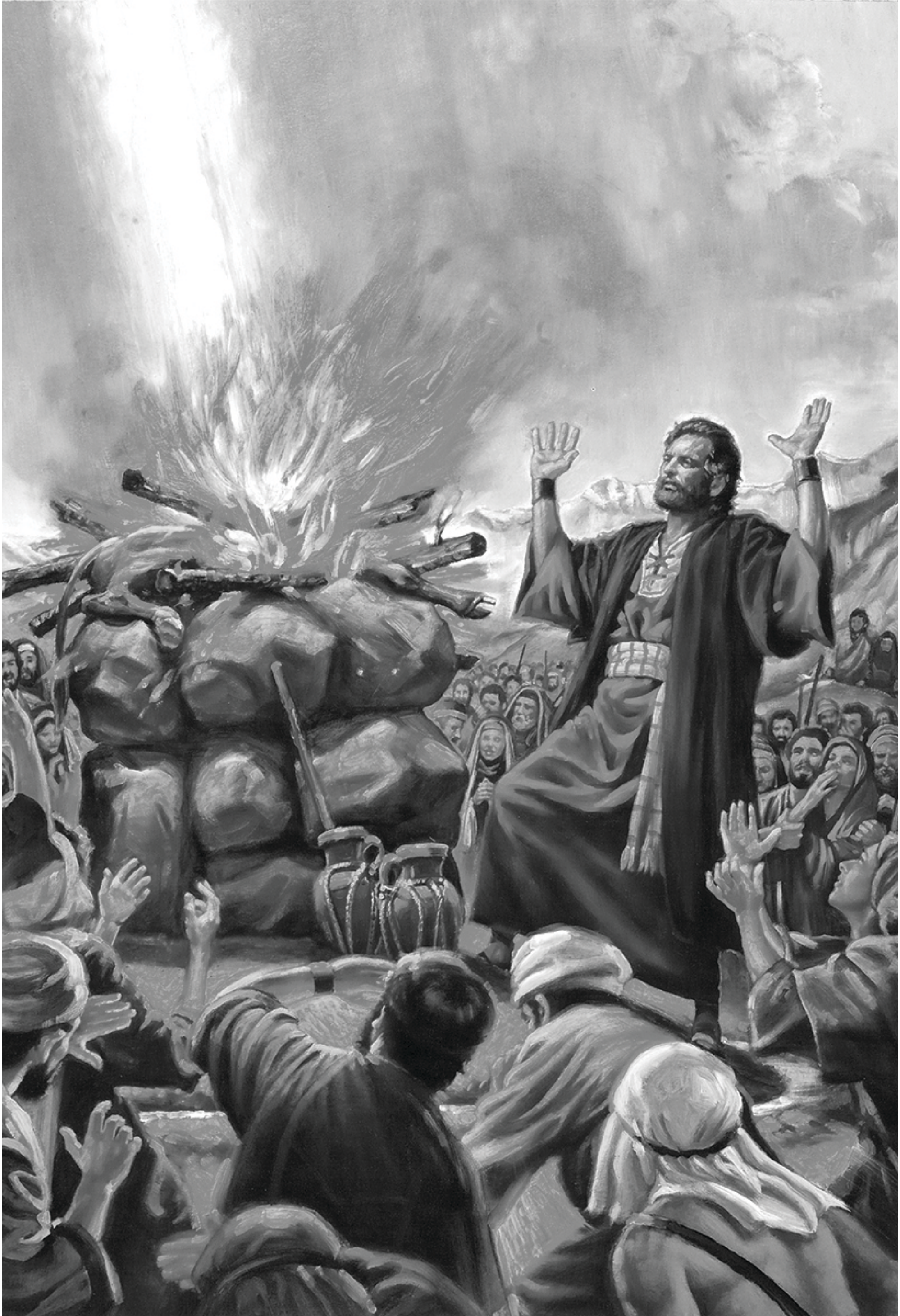

مطالعہ دوم

بامقصد چناؤ کرنے کی دلیری

ہم آتشی نبی ایلیاہ کی زندگی میں سے سیکھ سکتے ہیں جس نے کوہِ کرمل پر کھڑے ہو کر آسمان پر سے خُدا کی آگ نازل کی تھی، ان لوگوں کو طویل عرصے تک یاد رہی ہوگی جو اس دن وہاں پر موجود تھے! (ا۔سلاطین ۱۸: ۱۶۔ ۴۵)

وہاں پر واضح طور پر تین قسم کے لوگوں کے گروہ موجود تھے!

(ا) خُدا کا نبی ایلیاہ جس کا دل سچی پرستش اور راستبازی سے بھرا ہوا تھا۔

(۲) بعل کے نبی جو اپنی غلط تعلیمات اور جھوٹی پرستش کے طریقوں سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے خُدا سے دور لے جا رہے تھے۔

(۳) لوگوں کا ایک جم غفیر جو ڈانواں ڈول حالت میں وہاں کھڑے تھے۔ اُنہیں اس بات کا چناؤ کرنے کی ضرورت تھی کہ وہ دو خیالوں میں ڈانواں ڈول نہ رہیں۔

لہٰذا آج صبح آیئے ہم سب بھی کوہِ کرمل پر چلیں، جاتے ہوئے آپ دیکھیں گے کہ کچھ ہی فاصلے پر یزرعیل شہر واقع ہے۔ وہاں اخی اب کا شاہی محل ہے اور محل کے قریب بت پرستی کا مندر بھی تعمیر ہو چکا ہے۔ لیکن کوہِ کرمل اور یزرعیل کے درمیان ایک لق و دق صحرا پڑتا ہے جس میں ہریالی کا ایک پتہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔

لوگ قطار در قطار اس تپتے صحرا میں سے گزر رہے ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں کہ کوہِ کرمل پوجا کرنے کی جگہ ہے۔ یہ لوگ اپنے اپنے کام کاج چھوڑ کر آئے ہیں، انہوں نے اپنے اپنے اوزاروں کو اپنے گھروں کی دیوار سے لٹکا دیا ہے، وہ بادشاہ اخی اب کے حکم کے مطابق اس پہاڑ پر جمع ہو

رہے ہیں۔ وہ پہاڑ پر چڑھ کر انتظار کرتے ہیں۔ اس کے بعد ساڑھے چار سو نبیوں کا ایک پورا جلوس نمودار ہوتا ہے جن کی پیشانیوں پر سورج کے نشان دور ہی سے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ عستارات کے وہ چار سو نبی دکھائی نہیں دے رہے جو ایزبل کی میز سے کھاتے تھے شاید ایزبل نے اپنی سرکشی کے موجب اُنہیں بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں جمع ہونے سے منع کر دیا تھا۔ لیکن آخر کار ایک اور جلوس نمودار ہوتا ہے جس کے سامنے مضبوط آدمی دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے اپنے کاندھوں پر ایک شاہی تخت اٹھا رکھا ہے اور اخی اب خود اس تخت پر براجمان ہے۔

لیکن ہماری توجہ اس ساری بھیڑ اور شان وشوکت سے خراماں خراماں چلے آنے والے بادشاہ اخی اب سے ہٹ کر ایک آدمی پر جا کر مرکوز ہو جاتی ہے جو کہ چمڑے کے لباس میں ملبوس ایک جسیم، مضبوط، کرخت، لہراتے لمبے بال، چمکتی آنکھوں اور پُرعزم بھینچے ہوئے ہونٹوں والے خدوخال رکھتا ہے اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی بجائے کرختگی نمایاں ہے۔ وہ بھی وہاں کھڑے ہو کر ہجوم کے خاموش ہونے کا منتظر ہے۔ وہ چہروں کے اس بیکراں سمندر میں ایک واحد اور منفرد چہرہ دکھائی دے رہا ہے۔ نہتا اور تنہا آدمی پوری قوم کے سامنے سینہ تانے کھڑا تھا۔ چوغہ پہنے نبی اُسے یوں گھور رہے تھے جیسے چیتا اپنے شکار کو گھورتا ہے۔ ان کے دلوں میں نفرت کا لاوا اُبل رہا تھا۔ ان کے اندر ایک للکار موجزن تھی کہ یہ ایلیاہ تشبی آج بچ کر کوہ کرمل سے نیچے نہیں اتر سکے گا۔

بادشاہ تذبذب کی حالت میں تھا اس کا دل ایلیاہ کی موجودگی میں خوف سے تیز دھڑکنے لگ جاتا تھا۔ یہ دھڑکن نفرت کی وجہ سے بھی تیز ہو جاتی تھی لیکن اس میں ایلیاہ نبی کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی! تاہم اُسے پتہ تھا کہ ملک وقوم کو اس وقت شدت کے ساتھ بارش کی ضرورت تھی اور بارش کا انحصار اس آدمی ایلیاہ کی دُعا پر تھا۔ اسلئے جب تک بارش نہ ہو جائے تب تک اسے زندہ رکھنا ضروری تھا۔

عبدیاہ بڑے محتاط انداز میں خاموش کھڑا تھا۔ کیونکہ اُس وقت ایلیاہ کو اس کی مدد کی ضرورت نہیں تھی۔ کیوں؟ کیونکہ ایلیاہ اس ہستی کو جانتا تھا جس کی حضوری میں وہ کھڑا تھا۔ اس کا خُدا سارے لشکر کو دیکھ رہا تھا اور وہ سب گویا اس کی نظر میں ٹڈوں کی مانند تھے۔ ایلیاہ جانتا تھا کہ پورا آسمانی لشکر

اس کی پشت پر کھڑا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ خُدا کے فرشتے اپنے رتھوں سمیت اس کی کمک کو پہنچ چکے ہیں۔ وہ کسی بھی لمحے ان کو اپنی مدد کے لئے حاضر کر سکتا تھا۔ وہ جب چاہے خُدا کی قدرت کو ظاہر کر سکتا تھا کیونکہ اس کے پاس ایمان کی طاقت تھی جس کے بل بوتے پر اُسے اس بات کا پورا یقین تھا۔ جیسا کہ عبرانیوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ بھی ایمان کے ان سورماؤں میں شامل تھا جنہوں نے سلطنتوں کو مغلوب کیا، راستبازی کے کام کئے، تلوار کی دھار سے بچ نکلے، لڑائی میں بہادر بنے اور غیروں کی فوجوں کو بھگا دیا۔ ایلیاہ کے ایمان کے مطابق کوئی کام ناممکن نہیں تھا۔ (عبرانیوں ۱۱: ۳۲۔ ۳۴)

۱۔ ایلیاہ کا حیران کن سوال اور شرط

ایلیاہ ان بت پرستی کرانے والے نبیوں کے سامنے کوئی منت سماجت نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اُنہیں توبہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ وہ اپنا فیصلہ کر چکے تھے اور اس فیصلے کے ذریعہ سے وہ اپنے مقدر پر مہر ثبت کر چکے تھے۔ یہ کیسی مایوس کن صورتحال تھی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ آج بھی ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو دانستہ طور پر گناہ کر کے اس قدر سخت دل ہو چکے ہیں کہ اُنہیں خُدا کا احساس یا اس کی آواز سنائی ہی نہیں دیتی۔ بائبل مُقدس میں مرقوم ہے کہ ''جو بار بار تنبیہ پا کر گردن کشی کرتا ہے ناگہان برباد کیا جائے گا اور اُس کا کوئی چارہ نہ ہوگا۔'' (امثال ۲۹:۱)

ایسے لوگ بھی بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں جو نہ گرم ہیں نہ سرد؛ جو دینداری کی وضع تو رکھتے ہیں لیکن خُدا کی قدرت یا پاک چال چلن کا تجربہ نہیں رکھتے۔ ایسے لوگوں کو صلاح دینی چاہیئے کہ وہ اپنے ذہن کو تیار کریں۔ جب خُداوند یسوع مکاشفہ کی کتاب میں ایسے لوگوں کے ساتھ کلام کرتا ہے تو وہ ان کو یہی صلاح دیتا ہے کہ وہ یا تو سرد ہو جائیں یا گرم ہو جائیں، نیم گرم نہ بنیں۔ (مکاشفہ ۳: ۱۴)

اب ان خیالات کی روشنی میں آیئے ذرا ایلیاہ کی کہانی میں سے کوہ کرمل کا واقعہ ملاحظہ کریں۔ ایلیاہ اپنی شعلہ بیانی کا آغاز دو سوالات سے کرتا ہے: ''تم کب تک دو خیالوں میں ڈانواں ڈول رہو گے؟ اگر خُداوند ہی خُدا ہے تو اسکے پیرو ہو جاؤ اور اگر بعل ہے تو اسکی پیروی کرو۔'' (۱۔ سلاطین ۱۸:۲۱)

''تم کب تک ٹھہرے رہو گے؟'' یا ''تم کب تک دو خیالوں کے درمیان الجھے رہو گے؟'' ایک دوسرے ترجمے میں یوں لکھا ہے ''تم کب تک دو فیصلوں کے درمیان اٹکے رہو گے؟'' یا جیسے کوئی پرندہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر پھدکتا رہتا ہے۔ ایسا پرندہ کبھی گھونسلہ نہیں بنا پاتا اور اسے کبھی چین و آرام نصیب نہیں ہوتا۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم زندگی کی شاہراہ پر فتح مندی اور غلبے کے ساتھ بڑھتے جائیں۔

غور کیجئے کہ ایلیاہ لوگوں کے سامنے یہ بات رکھتا ہے ''اگر خُداوند ہی خُدا ہے تو اس کی پیروی کرو۔'' وہ یہ نہیں کہتا کہ ''اگر خُداوند کی پیروی کرنے سے تمہیں فائدہ ہوتا ہے۔۔۔'' سوال یہ ہے کہ ''خدا کون ہے؟'' ایک مرتبہ اگر ہم اس سوال کا جواب حاصل کر لیں تو پھر ہم خُدا کی تابعداری کرنے کے پابند ہو جائیں گے۔ اگر آپ خُدا پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ خُدا کے فرزند ہیں تو پھر اسکی پیروی بھی کریں۔

''اگر خُداوند ہی خُدا ہے'' یہ وہ شرط تھی، بات نہیں تھی کہ اگر تم کالے ہو یا گورے، انگریزی بولتے ہو یا نہیں، فلاں ملک میں رہتے ہو یا نہیں، وغیرہ۔ سوال صرف ایک ہی تھا اور اس کا جواب بھی صرف ایک ہی تھا کہ اگر خُداوند ہی خُدا ہے تو اس کی پیروی کرو۔

ایلیاہ کے نزدیک بت جھوٹے تھے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی کیونکہ وہ انسان کی دستکاری تھے۔ خدا صرف ایک ہی ہے یعنی یہوواہ خدا۔ یعنی ایلیاہ کے سامنے صرف دو راستے تھے ایک صحیح راستہ اور دوسرا غلط راستہ۔ ایلیاہ کے ذہن میں ''اگر مگر'' جیسی کوئی بات نہیں تھی! وہ شک میں مبتلا نہیں تھا لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے وہ ہجوم تھا جو کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا اس لئے اس نے انہیں چناؤ کرنے کا موقع دیا۔

میں آؤٹ ریچ کرتے ہوئے سندھ کے علاقہ نگر پارکر میں موجود ایک مندر کو دیکھنے گیا ہوا تھا جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اور قدیم مندر ہے یہاں پر نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان اور دوسرے مُلکوں سے بھی لوگ پوجا کرنے آتے ہیں۔ اس علاقہ میں ہندوؤں کی بڑی تعداد موجود ہے اور کچھ ایسے مسیحی لوگ بھی موجود ہیں جو پہلے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ رفاقت اور تربیت کی کمی نے

اُن کا دل پھیر دیا۔ اب وہ یسوع کو بھی اپنا پربھو مانتے ہیں اور اس مندر کے دیوتاؤں کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ اُن ایمان لانے والے ہندوؤں کے نزدیک یسوع بھی ایک دیوتا ہے۔ ان لوگوں کے حالات دیکھ کر اور باتیں سن کر مجھے مردِ خُدا ایلیاہ کی بات یاد آ گئی جو اُس نے کوہ کرمل پر کہی تھی کہ اگر یہوواہ ہی خُدا ہے تو اپنے سارے دل سے اُس کی عبادت کرو۔ اگر وہ خُدا نہیں تو پھر سامنے آ کر اپنے معبود کے ساتھ اپنی وفاداری کا اظہار کرو۔ ''نہ تو سرد ہے نہ گرم، کاش کہ تو سرد یا گرم ہوتا''۔

جس وقت ایلیاہ لوگوں کے سامنے یہ بات پیش کر رہا تھا تو پورے کوہِ کرمل پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ لوگ خوف زدہ تھے ''ایلیاہ کو ہمارے دل کی سوچ کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟'' ''ایلیاہ کیسے جانتا ہے کہ ہم خُدا سے محبت رکھتے ہیں لیکن اُس کی عبادت نہیں کرتے؟''

ان کے جواب میں ایلیاہ یہ کہتا ''تمہارے کاموں سے تمہارے ایمان کا صاف پتہ چلتا ہے۔ اگر خُداوند تمہارا خُدا ہوتا تو تم اس کی عبادت کر رہے ہوتے!'' اس بات کی تعلیم بھی نئے عہد نامہ میں دی گئی ہے۔ یسوع نے فرمایا ''تم ان کے پھلوں سے اُنکو پہچان لو گے۔'' متی ۷:۲۰۔ یعقوب بھی اسی سچائی کو دہراتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان کے کاموں سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس کے پاس نجات بخش ایمان ہے یا نہیں۔ ہمارا چال چلن بھی ہمارے ایمان کے مطابق ہونا چاہئے۔

اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ خُدا کے بغیر زندگی بے کار اور خطرے کی حالت میں ہے تو پھر ہمیں پوری جانفشانی سے خُدا کی راہ پر چلنا بھی چاہئے اور ثابت کر کے دکھانا چاہئے کہ ہم مسیح کے پیروکار ہیں۔ یہاں بھی ایلیاہ لوگوں سے یہی کہتا ہے کہ خُدا کی راہ کو اختیار کریں اور نادانی کی حالت سے نکل آئیں۔ درست راہ کونسی ہے؟ یقیناً سچائی اور راستبازی کی راہ ہی درست راہ ہے۔ تو آیئے پھر اس راہ کا چناؤ کریں۔

ایلیاہ اُن کو بتاتا ہے کہ تمہاری سوچ کیسی بے منطق ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ حالات کی رو میں بہہ کر اس حالت کو جا پہنچتے ہیں۔ جہاں ایک لہر انہیں ان کی محفوظ لنگر گاہ سے دور لے جاتی ہے اور انہیں اس کی خبر بھی نہیں ہوتی لیکن اب وقت آ پہنچا ہے کہ ہم رک جائیں اور درست راہ کا چناؤ کریں۔

کیا لوگ حیران و پریشان ہوئے؟ ہر طرف خاموشی ہی خاموشی چھائی رہی۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

۲۔ ایلیاہ کا بے خوف چیلنج

ایلیاہ کہتا ہے کہ دو قربانیاں گذرانی جائیں، ایک بعل کے ساڑھے چار سو نبیوں کی طرف سے ان کے دیوتا کے لئے اور دوسری اس کی طرف سے اسرائیل کے خُدا کے لئے۔ ان میں سے کسی قربانی کو خود سے آگ نہیں دی جائے گی۔ چیلنج یہ تھا کہ ''وہ خُدا جو آگ سے جواب دے وہی خُدا ٹھہرے''۔ (۱۔سلاطین ۱۸: ۲۴)

یہ بڑے انصاف کی بات تھی۔ بعل کو سورج اور حرارت کا دیوتا مانا جاتا تھا۔ یہ ایک ایسا چیلنج تھا جسے بعل کے پجاری رد نہ کر سکتے تھے۔

بنی اسرائیل جانتے تھے کہ خُدا موسیٰ کے سامنے جلتی جھاڑی میں دکھائی دیا تھا اور وہ آگ موسیٰ نے نہیں جلائی تھی؛ وہ جانتے تھے کہ خُدا کی آگ پیتل کی قربانگاہ پر نازل ہوئی تھی؛ یقیناً خود بخود بھڑک اٹھنے والی آگ ہی خُداوند کی حضوری کا نشان تھی یہ انصاف کی جنگ تھی۔

ایلیاہ جانتا تھا کہ خدا اُسے شرمندہ ہونے نہیں دیگا۔ کیا وہ کئی دن دعا میں گزار کر نہیں آیا تھا؟
کیا وہ خُدا کے ساتھ قربت نہیں رکھتا تھا؟
کیا خُدا نے اُسے کوّوں کے مُنہ سے اور پھر بیوہ کے ہاتھوں سے خوراک نہیں کھلائی تھی؟

صرف خُدا پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں انتظار کرائے اور درست وقت پر ظاہر ہو۔ وہ ہمیشہ ہمیں بتائے گا کہ پاؤں رکھنے کے پتھر کون کون سے ہیں۔ ایک مرتبہ جب آپ خُدا کی مرضی کو جان لیتے ہیں تو پھر آپ پورے یقین کے ساتھ سمندر کے پانی پر قدم رکھ دیتے ہیں اور آپ کو طوفانوں اور آندھیوں کی پرواہ نہیں ہوتی!

۳۔ایلیاہ کی مضحکہ خیز پھبتی (۱۔سلاطین ۱۸: ۲۷)

یہ ساڑھے چار سو اپنی قربانگاہ کے گرداگرد اُچھلتے اور ناچتے رہے۔ ان میں سے کسی کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ خشک لکڑیوں کے اندر ایک چنگاری بھی بھڑکا سکے۔ کیونکہ ان کے دیوتا کی آنکھیں تو تھیں لیکن اُسے دکھائی نہ دیتا تھا، کان تھے لیکن اسے سنائی نہ دیتا تھا، منہ تھا لیکن وہ بول نہیں سکتا تھا۔

تین گھنٹے گزر گئے۔ ان کا سورج دیوتا نکل چکا تھا اور دوپہر کا وقت آن پہنچا تھا اسلئے اس وقت وہ اپنے پورے جوبن پر تھا یعنی اپنی پوری طاقت میں تھا۔ اس کی جھلساتی ہوئی گرم شُعاعیں ان کی برہنہ پیشانیوں اور شرابور کمروں پر تیروں کی طرح برس رہی تھیں اور اس طرح ان کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

ان کی شکست پر ایلیاہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی دبائے بیٹھا تھا! اس نے ان کو چڑانا شروع کر دیا۔

''بلند آواز سے پکارو کیونکہ وہ تو دیوتا ہے۔ وہ کسی سوچ میں ہوگا یا وہ خلوت میں ہے یا کہیں سفر میں ہوگا یا شاید وہ سوتا ہے۔ سو ضرور ہے کہ وہ جگایا جائے۔''

انہوں نے اپنی بے ہنگم اچھل کود جاری رکھی، انہوں نے خود کو زخمی اور لہولہان کر لیا مگر ان کا دیوتا ایک لفظ نہ بولا۔ ان کے سارے دعوے جھوٹے اور گمراہ کن ثابت ہو گئے۔

مزید تین گھنٹے گزر گئے۔ یروشلیم میں یہ شام کی قربانی کا وقت ہو چکا تھا۔ ادھر بعل کی قربانی ابھی تک قربانگاہ پر دھری تھی اور وہ پانی سے بھیگی ہوئی تھی مگر وہ بھسم نہ ہوئی۔

۴۔ایلیاہ کی دعوت (۱۔سلاطین ۱۸: ۳۰)

''میرے نزدیک آ جاؤ''۔ عظیم لمحہ نزدیک آ رہا تھا۔ خُدا یقیناً آگ سے جواب دینے کو تھا۔ لیکن یہ ایک سنجیدہ لمحہ تھا اور کسی شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ کسی قسم کے کسی شک کی گنجائش نہیں تھی کہ پتہ نہیں ایلیاہ ان خشک لکڑیوں میں آگ کی چنگاری لگا بھی سکے گا یا نہیں۔

زوردار ایمان کے ساتھ اس نے لوگوں کے دیکھتے دیکھتے قربانگاہ تعمیر کی۔ اس نے لکڑیوں کو ترتیب سے رکھا۔ اس نے قربانی کو کاٹ کر لکڑیوں پر دھرا۔ اور اس بات کو سب کے سامنے یقینی بنانے کے لئے یہ کسی قسم کا کوئی دھوکا نہیں کیا جا رہا اس نے تین بار قربانی اور لکڑیوں پر پانی انڈیلا۔ اب اس کی پُرجوش دعا کے لئے سب کچھ تیار تھا۔

۵۔ ایلیاہ کی سادہ، پرجوش اور موئثر دعا (ا۔سلاطین ۱۸: ۳۶، ۳۷)

آپ اس کی دعا کو خود بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں صرف خُدا کے حضور ایک منت کی گئی ہے کہ وہ اپنے بزرگ نام کی لاج رکھے۔ اور کیا ہوا؟ ''خداوند کی آگ نازل ہوئی''۔ (ا۔سلاطین ۱۸: ۳۸)

یہ پنتکست جیسا واقعہ نہیں تھا کہ جو دوبارہ دہرایا نہیں جائے گا۔ کیا کلیسیائی زمانے کے آغاز پر ایسا نہیں ہوا تھا کہ پنتکست کے دن بالا خانہ میں موجود انتظار کرنے والے شاگردوں میں سے ہر ایک پر آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں نازل ہوئیں؟ کیا بائبل مقدس یہ نہیں فرماتی کہ ہمارا خُدا بھسم کرنے والی آگ ہے؟

ساری جماعت نے یک آواز ہو کر بلند آواز سے پکارا ''خداوند وہی خُدا ہے خُداوند وہی خُدا ہے''۔

اس کے بعد انصاف کا خوفناک نظارہ دیکھنے میں آیا کہ بعل کے ساڑھے چار سو جھوٹے نبیوں کو قتل کر دیا گیا۔ تو اس مردِ ایمان کو یقین ہو گیا کہ اب بارش ضرور برسے گی۔

رُوح کے تازگی بخش نزول کے بعد پاکیزگی کا کام شروع ہوتا ہے۔

مطالعہ سوم

دُعائیہ چناؤ کرنے کی دلیری

حال ہی میں ہمارے مُلک کے ایک اخبار میں تھرپارکر کے ایک کسان کی تصویر چھپی تھی جس میں وہ بڑی مایوسی کے عالم میں اپنے کھیت کی خشک اور ریتلی زمین کو دیکھ رہا ہے جو کہ شدید خشک سالی کے سبب سے برباد ہو چکی تھی اور اس کی ساری فصل سوکھ گئی تھی جس کے نتیجے میں بڑی تباہی اور مفلسی پھیل گئی۔

اس کے بعد میں نے ایک مسیحی نیوز لیٹر اُٹھایا اور اس میں ایک رپورٹ پیش کی گئی تھی اور اس کے آخر میں بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

شدید خشک سالی سے زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ خورش کی کمی، غربت اور بالآخر موت۔

ایلیاہ نے کوہِ کرمل پر سے نیچے ترائی کی ساری زمین پر نگاہ ڈالی اور اس زمین کی حالت ایسی ہو چکی تھی جس کا ذکر موسیٰ نے استثنا کی کتاب میں کیا تھا ''کیونکہ خُداوند تیرا خُدا تجھ کو ایک اچھے ملک میں لئے جاتا ہے۔ وہ پانی کی ندیوں اور ایسے چشموں اور سوتوں کا ملک ہے جو وادیوں اور پہاڑوں سے پھوٹ کر نکلتے ہیں۔ وہ ایسا ملک ہے جہاں گیہوں اور جو اور انگور اور انجیر کے درخت اور انار ہوتے ہیں۔ وہ ایسا ملک ہے جہاں روغن دار زیتون اور شہد بھی ہے۔ اس ملک میں تجھ کو روٹی با افراط ملے گی اور تجھ کو کسی چیز کی کمی نہ ہوگی کیونکہ ملک کے پتھر بھی لوہا ہیں اور وہاں کے پہاڑوں سے تو تانبا کھود کر نکال سکے گا۔'' (استثنا ۸: ۷۔۹)

لیکن خُداوند نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اچھی زمین ہمیشہ سرسبز و شاداب ہی رہے گی۔ اس نے خبردار کر دیا تھا: ''اور آسمان جو تیرے سر پر ہے پیتل کا اور زمین جو تیرے نیچے ہے لوہے کی ہو جائے

گی۔خُداوند مینہ کے بدلے تیری زمین پر خاک اور دھول برسائے گا۔ یہ آسمان سے تجھ پر پڑتی ہی رہے گی جب تک کہ تو ہلاک نہ ہوجائے۔'' (استثنا ۲۸: ۲۳۔ ۲۴)

اب یہ خوفناک پیش گوئی سچ ثابت ہوچکی تھی کیونکہ لوگوں نے اپنے باپ دادا کے خُدا کو چھوڑ کر اس کے خلاف گناہ کیا تھا۔ ایلیاہ اس بات سے بخوبی آگاہ تھا اور ایسی شدید صورتحال کے لئے مؤثر علاج کی ضرورت تھی۔ ایلیاہ نبی ایک وکیل بن کر خُدا کے پاک قانون کو نافذ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے؛ اس کے بعد وہ ایک پولیس اہلکار کی طرح بعل کے ساڑھے چارسو شریر نبیوں کو حراست میں لے لیتا ہے تاکہ ان میں سے کوئی بھی بچ نکلنے نہ پائے؛ اس کے بعد وہ جلاد بن کر ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔

جونہی یہ وحشت ناک عمل مکمل ہوتا ہے ایلیاہ جانتا تھا کہ اب وہ بارش کے لئے دعا کرسکتا ہے۔ اپنی روح کی گہرائی میں وہ خُداوند کے کلام کی آگاہی حاصل کر چکا تھا اسی لئے اس نے بڑے ایمان کے ساتھ دعا کی۔'' کیونکہ کثرت کی بارش کی آواز ہے'' (ا۔سلاطین ۱۸: ۴۱)۔

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ خاص طور پر اس واقعے پر غور کریں کہ یہ بُت پرست بادشاہ '' کھانے پینے کو اوپر چلا گیا''۔ (ا۔سلاطین ۱۸: ۴۲)۔لیکن مردِ خُدا '' کرمل کی چوٹی پر چڑھ گیا اور زمین پر سرنگوں ہوکر اپنا منہ اپنے گھٹنوں کے بیچ کرلیا۔ اور اپنے خادم سے کہا ذرا اوپر جا کر سمندر کی طرف تو نظر کر۔ سو اس نے جا کر نظر کی اور کہا وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا پھر سات بار جا۔ بلکہ ساتویں مرتبہ اس نے کہا دیکھ ایک چھوٹا سا بادل آدمی کے ہاتھ کے برابر سمندر میں سے اُٹھا ہے۔ تب اس نے کہا کہ جا اور اخی اب سے کہہ اپنا رتھ تیار کرا کے نیچے اتر جا تاکہ بارش تجھے روک نہ لے۔''

'' تھوڑی دیر میں آسمان گھٹا اور آندھی سے سیاہ ہوگیا اور بڑی بارش ہوئی۔ چنانچہ اخی اب سوار ہوکر یزرعیل کو چلا۔ اور خُداوند کا ہاتھ ایلیاہ پر تھا اور اس نے اپنی کمر کس لی اور اخی اب کے آگے آگے یزرعیل کے مدخل تک دوڑا گیا۔''

اخی اب کے لوگ بڑی مصیبت میں تھے۔لیکن اُسے کچھ پرواہ نہ تھی کیونکہ اس نے واپس جا کر مرغن غذاؤں سے لبریز میز پر پیٹ بھر کر کھایا پیا۔ اس دنیا کے لوگ ناچ گانا اور جشن پسند کرتے

ہیں۔ وہ عیش وعشرت میں زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔لیکن خُدا کے وہ خُدام جن کے کان اس کے رُوح کی آواز کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خُدا کی بھرپور مداخلت کے بعد بھی اُنہیں دعا میں اس کے دیدار کے طالب ہونا چاہیئے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ایلیاہ کی دُعا اور اس کے دُعائیہ رویئے پر غور کریں۔ ہم اس سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟ مؤثر دعا کرنے کے سات رہنما اصول ہوتے ہیں۔آیئے ہم اُنہیں دعا کے گھر کے سات ستون کا نام دیں۔

ا۔دُعا میں کیا مانگیں۔

''۔۔۔خُداوند کا کلام۔۔۔ایلیاہ پر نازل ہوا۔۔۔جا کر اخی اب سے مل اور میں زمین پر مینہ برساؤنگا۔'' (ا۔سلاطین ۱۸:۱)

ایلیاہ نے تب تک بارش کے لئے دعا نہ کی جب تک خُدا کی طرف سے اسے اس بات کا اشارہ نہ ملا کہ اب بارش برسانے کے لئے خُدا کا وقت آن پہنچا ہے۔یہی سبق واضح طور پر متی کی انجیل میں بھی سکھایا گیا ہے''میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کچھ تُم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ تُم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کُھلیگا''۔(متی ۱۸:۱۸)

یہ وہ سیاق وسباق ہیں جن کی روشنی میں یسوع نے دُعا کے بارے میں یہ یقین دہانی کرائی تھی ''پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لئے ہو جائے گی۔'' (متی ۱۸:۱۹)

> ''۔۔۔ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔'' (یوحنا۵: ۱۴۔۱۵)

متی ۱۸:۱۸،۱۹ میں جو یونانی فعل استعمال ہوا ہے وہ نہایت واضح ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں صرف خُدا سے وہی کچھ مانگنا چاہیئے جس کی وہ پہلے سے منظوری دے چکا ہے۔ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص یہ پوچھے''اگر خُدا نے بارش برسانے کا فیصلہ کر لیا تھا تو پھر ایلیاہ کو اخی اب کے پاس جا

کرکوہِ کرمل پر مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟'' خُدا کی بادشاہی میں ایک قانون رائج ہے کہ جو مانگتا ہے اسے ملتا ہے (متی ۷:۷) اور بنی اسرائیل کے ساتھ خُدا کے برتاؤ کا خاکہ کچھ اسی انداز سے پیش کیا گیا ہے: ''بنی اسرائیل مجھ سے یہ درخواست بھی کرسکیں گے اور میں ان کے لئے ایسا کرونگا کہ ان کے لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح فراوان کروں۔'' (حزقی ایل ۳۶:۳۷)

خُدا نے ہمارے ساتھ دعدہ اس لئے نہیں کیا کہ ہم مانگنے سے شرمائیں بلکہ اسلئے کیا کہ ہمارے اندر مانگنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ جب ہم دیکھ لیتے ہیں کہ اس کے پھیلے ہوئے ہاتھ میں کیا ہے تو پھر ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ ہمیں کیا مانگنا چاہیئے۔

۲۔ دعا مقصد کے تحت مانگیں

خُدا کا وعدہ نہایت مخصوص الفاظ پر مشتمل تھا ''میں زمین پر مینہ برساؤنگا''۔ چنانچہ ایلیاہ کی توقع اور دُعا با مقصد تھی۔ اس نے آدمی کے ہاتھ کے برابر ایک چھوٹا سا بادل دیکھے بغیر ہی ایمان کے ساتھ یہ اعلان کردیا تھا۔ ''۔۔۔کثرت کی بارش کی آواز ہے''۔ (ا۔سلاطین ۱۸:۴۱)

جب یسوع نے دعا کے بارے میں تعلیم دی اس نے ایک دوست کی تمثیل پیش کی جو آدھی رات کے وقت آکر ایک غیر متوقع مہمان کے لئے کھانا مانگتا ہے۔ کیا اس نے صرف کھانا مانگا تھا؟ جی نہیں! اس نے تین روٹیاں مانگی تھیں (لوقا ۱۱:۵)۔

اگر ہماری دُعا با مقصد نہ ہو تو پھر خُدا کے جواب کی توقع بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ داؤد کی طرح ہمیں بھی اپنی دعا کا ''ہدف'' خدا کی ذات کو بنا کر امید کے ساتھ اپنی نظریں اوپر کی جانب اُٹھانی چاہئیں۔

''اے خُداوند! تو صبح کو میری آواز سُنے گا'' (زبور ۵:۳)۔

۳۔ دُعا پرجوش ہونی چاہیئے۔ یعقوب ۵:۱۷

''ایلیاہ ہمارا ہم طبیعت انسان تھا۔ اس نے بڑے جوش سے دعا کی کہ مینہ نہ برسے۔ چنانچہ ساڑھے تین برس تک زمین پر مینہ نہ برسا۔'' (یعقوب ۵:۱۷)

کلام مقدس کی اس آیت کا سیاق و سباق ملاحظہ کیجئے۔ یعقوب نے اس سے پہلے ایک بیان لکھا ہے کہ راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ اس کے فوراً بعد اس کے ذہن میں ایلیاہ کی کہانی آتی ہے اور وہ اپنی بات کو مضبوط بنانے کے لئے ایلیاہ کی مثال دیتا ہے۔

دُعا میں جوش کی ایک اور مثال کلام مقدس میں سے ملتی ہے۔ یعقوب نے یبوق کی ندی پر پو پھٹنے تک ایک آسمانی مہمان کے ساتھ کشتی کی (پیدائش ۳۲:۲۴)؛ مزامیر میں کئی مقامات پر داؤد اپنا دل پانی کی مانند انڈیلتا ہوا دکھائی دیتا ہے، کئی بار اس کی روح اس طور سے خُدا کی پیاسی ہو جاتی ہے جیسے ہرنی پانی کے نالوں کو ترستی ہے'' زبور ۴۲:۱)؛ جس طرح دو اندھے یسوع کے پیچھے پیچھے پکارتے ہیں کہ اے ابن داؤد ہم پر رحم کر (متی ۹:۲۷)؛ جس طرح ابتدائی مسیحیوں نے اسرائیلی رہنماؤں کے غضب ناک ہونے کی خبر سن کر دُعا اور منت کرنے میں جوش دکھایا،''۔۔۔ اے خداوند! ان کی دھمکیوں کو دیکھ'' (اعمال ۴:۲۹)۔ یقیناً اس لحاظ سے یسوع ہمارے سامنے ایک سب سے بڑی مثال ہے جس کے بارے میں لکھا ہے کہ ''اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں۔۔۔'' (عبرانیوں ۵:۷)۔ دُعا وہی ہے جو جوش کے ساتھ کی جائے۔

۴۔ دُعا پراُمید ہونی چاہئے

یقیناً ایلیاہ کے دل میں اس بات کی پوری پوری امید تھی کہ بارش ضرور ہوگی، اسی لئے وہ اس قدر پر اعتماد تھا۔ اُمید کے اسی رویے کے بارے میں یسوع نے بھی تعلیم دی تھی۔

''اسلئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائیگا۔'' (مرقس ۱۱:۲۴)

ایمان کے سورماؤں کے عظیم باب عبرانیوں ۱۱ کا مطالعہ کریں۔ یہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ایمان کے بغیر خُدا کو پسند آنا ناممکن ہے۔ یہ ایک ایسی شرط ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ایمان خُدا کے کلام سے پیدا ہوتا ہے، ایمان رُوح القدس کی نعمت ہے، ایمان ان وعدوں

سے پرورش پاتا ہے جو خُدا نے اپنے کلام میں کرر کھے ہیں۔ اسے جس قدر زیادہ استعمال کیا جاتا ہے یہ اسی قدر بڑھتا چلا جاتا ہے! ایلیاہ کے دل میں ایمان ایک موجزن سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا! یہی سبب ہے کہ اس نے اپنے خادم کو بار بار بھیجا کہ وہ بارش لانے والے بادل کو دیکھ کر آئے۔ ''۔۔۔ ذرا اوپر جا کر سمندر کی طرف تو نظر کر''۔ سو اس نے اوپر جا کر نظر کی اور کہا ''وہاں کچھ بھی نہیں ہے''۔ اور اس نے اس سے کہا ''پھر جا''۔ (۱۔سلاطین ۱۸: ۴۳)

پراُمید ایمان سات کے ستر بار بھی جانے کو تیار ہوگا!

لیکن یہ بات پیش کرنے کے بعد میں یہ کہوں گا کہ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہم بڑی امید اور بڑے جوش کے ساتھ دعا بھی کرتے ہیں تو بھی خُدا اپنی حکمت کے مطابق کہتا ہے ''انتظار کرو''۔ ایلیاہ کے ساتھ بھی یہ معاملہ پیش آیا تھا۔

۵۔ایمان قائم رہنا چاہئے

خُدا کا شکر ہو کہ وہ ہمیشہ ہمارے مانگنے کے مطابق ہمیں نہیں دیتا! کچھ دعائیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا جواب دینے کے لئے خُدا کئی دلوں کو تیار کرتا اور فطرت کو بدل دیتا ہے، تاکہ ہم اس کی مرضی کے مطابق مانگیں۔

> ''اور ساتویں مرتبہ اس نے کہا دیکھ ایک چھوٹا سا بادل آدمی کے ہاتھ کے برابر سمندر میں سے اٹھا ہے۔'' (۱۔سلاطین ۱۸: ۴۴)

ایلیاہ کے واسطے یہی کافی تھا!

کیا آپ بھی کسی بادل کو دیکھنے کے منتظر ہیں یعنی کچھ ایسا ثبوت دیکھنا چاہتے ہیں جس سے آپ کو تسلی ہو جائے کہ آپ کی پرجوش دعا کا جواب خُدا کی طرف سے ملنے کا وقت نزدیک ہے؟ تو اس کہانی سے سبق سیکھئے۔ کیا آپ کو بھی اس خادم کی طرح بار بار جا کر دیکھنا پڑتا ہے ''وہاں کچھ بھی نہیں ہے''۔

لیکن جب ایلیاہ نے یہ سنا کہ ''وہاں کچھ بھی نہیں ہے'' تو بھی وہ پہاڑ سے اُٹھ کر چلا نہیں گیا۔ اس

نے یہ بھی نہیں کہا ''یقیناً مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہوگی''۔ وہ وہیں بیٹھا اپنے خادم سے کہتا رہا ''پھر جا''۔ یہ کیسی آزمائش ہے! ''وہاں کچھ بھی نہیں ہے''، کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ سن کر کیسا محسوس ہوتا ہے؟ وہ ہمیں اپنا فضل دیتا ہے تاکہ ہم اس آزمائش میں نہ پڑیں جو ہماری برداشت سے باہر ہو۔

۶۔ فروتنی کے ساتھ ایمان کی مشق کرنی چاہئے

''۔۔۔ ایلیاہ نے ۔۔۔ زمین پر سرنگون ہوکر اپنا منہ گھٹنوں کے بیچ میں کر لیا''۔
(۱۔سلاطین ۱۸: ۴۲)

رُوح القدس نے یہ ساری تفصیل کس مقصد سے لکھوائی ہے؟ یقیناً اس میں بھی کوئی نہ کوئی خاص بات ضرور پوشیدہ ہے!

وہ پورے ہوش وحواس میں خُدا کے حضور بیٹھ گیا۔ اس کی اس حالت سے فروتنی کا اظہار ہوتا ہے۔ پہلے وہ بعل کے پجاریوں کا مذاق اڑا رہا تھا یا بے خوفی کے ساتھ اخی اب کے سامنے کھڑا ہوکر حکم دے رہا تھا، یا اپنے لوگوں کو ڈانواں ڈول خیالات سے نکلنے کی تلقین کر رہا تھا! وہ خُدا کا نمائندہ ہوکر مردوں اور عورتوں کو خُدا کے نام کا چناؤ کرنے کی نصیحت کر رہا تھا؛ اب وہ ایک شفاعتی بن کر خُدا کے حضور میں منت کر رہا ہے۔

کیا یہاں پر بھی ہمارے لئے سیکھنے کے لئے کوئی بات پائی جاتی ہے؟ کیا یہاں سے ہم یہ نہیں سیکھتے کہ دلیری اور مؤثر انداز سے اپنے خُدا کی گواہی دینے والے خادمین خُدا کی حضوری میں نہایت تعظیم کے ساتھ جھکنے اور دعا کرنے والے لوگ ہوتے ہیں؟ ہم یقیناً بیٹے ہیں لیکن ہم خادم بھی ہیں؛ جب ہم بڑی دلیری کے ساتھ خُداوند کے حضور میں آتے ہیں تو ہمیں اپنے جوتے پیچھے اتار دینے چاہئیں۔

شفاعت کار وہ لوگ ہوتے ہیں جو لوگوں کے سامنے دلیر لیکن خُدا کے حضور میں فروتن بن جاتے ہیں۔

۷۔ایمان کا اجر ملتا ہے

ایمان کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں آتا ''جا اور اخی اب سے کہہ کہ اپنا رتھ تیار کرا کے نیچے اتر جا تا کہ بارش تجھے روک نہ لے''۔(ا۔سلاطین ۱۸: ۴۴)

ایلیاہ کا ایمان ایسا زور آور تھا کہ اُس نے ایمان کی آنکھوں سے قیسون کے نالے کو بارش کے پانی سے لبریز ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اس کے لبریز ہو جانے سے یزرعیل کو جانے والا راستہ بند ہو جاتا تھا اور وقت اس قدر کم تھا کہ اگر ایسا ہو جاتا تو اخی اب کے وسیلہ سے بعل کی طاقت کے ٹوٹنے اور اُس کے جھوٹے نبیوں کے قتل ہونے کی خبر ایزبل تک پہنچانے میں تاخیر ہو جاتی۔

خُدا کا یہ دیوانہ آدمی اپنی کمر کس لیتا ہے اور اخی اب کے رتھ کے آگے آگے دیوانہ وار دوڑنے لگتا ہے۔اس کی رفتار گھوڑوں سے بھی زیادہ تیز تھی۔وہ تقریباً اٹھارہ میل تک دوڑتا ہی چلا گیا۔

یہ مردِ خُدا اپنی دعاؤں اور دینداری کے چال چلن کے باعث اسرائیل میں بارش کو پھیر لایا تھا۔آیئے ہم اس کی زندگی اور گواہی سے سبق سیکھیں اور اپنی قوم کی حالت کے لئے دُعا کریں۔

مطالعہ چہارم

تازگی کا چناؤ کرنے کی دلیری

حقیقت یہ ہے کہ ہر محنتی شخص کو آرام اور تازگی کے اوقات کی ضرورت ہوتی ہے۔

یسوع اور اس کے شاگردوں نے بھی اپنے پیدل آنے جانے کے سبب تھک جانے کی صورت میں اس حقیقت کی ضرورت کو محسوس کیا ہوگا! کیونکہ اُنہیں کھانا کھانے کے لئے بھی وقت نہیں ملتا تھا۔ ''اس نے ان سے کہا تم آپ الگ ویران جگہ میں چلے آؤ اور ذرا آرام کرو۔ اسلئے کہ بہت لوگ آتے جاتے تھے اور انکو کھانا کھانے کی بھی فرصت نہ ملتی تھی۔'' (مرقس ۶:۳۱)

آیئے ایلیاہ کی زندگی کے موضوع پر واپس چلیں اور اس مردِ خُدا کی جسمانی اور جذباتی تھکن کا اثر دیکھیں۔

ہم نے اپنے پچھلے مطالعے میں دیکھا تھا کہ یہ عظیم نبی مافوق الفطرت توانائی کی قوت پا کر اخی اب کے رتھ کے آگے آگے دوڑا گیا، زور کی بارش ہو رہی تھی اور وہ لگ بھگ 30 میل کا سفر طے کر کے یزرعیل تک دوڑتا چلا گیا۔ اس نے دعا میں ثابت قدمی دکھائی تھی اور خُدا نے بھی اسے زبردست جواب دیا تھا۔

لیکن یزرعیل میں کیا ہو رہا تھا؟ ایزبل وہاں پر تھی۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کوہ کرمل کے اس بڑے دنگل کو دیکھنے بعل کے ساڑھے چار سو نبیوں کے ساتھ وہاں کیوں نہیں آئی تھی۔ امکان غالب ہے کہ وہ یسیرت کے چار سو بت پرست کاہنوں کے ساتھ یزرعیل میں پوجا پاٹ کرنے میں مصروف ہوگی۔ اگر یہ کاہن بھی کوہ کرمل کے اس دنگل کو دیکھنے آ جاتے تو شاید اُنہیں بھی بعل کے نبیوں کے ساتھ قتل کر دیا جاتا۔

غالباً اخی اب کے محل میں پہنچتے ہی کوہ کرمل کے سارے واقعے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح

پھیل گئی ہوگی۔''اوراخی اب نے سب کچھ جوایلیاہ نے کیا تھاایزبل کو بتایااور یہ بھی کہ اس نے سب نبیوں کوقتل کر دیا تھا۔''(ا۔سلاطین ۱۹:۱)

ایزبل طیش میں آ گئی! یوں محسوس ہوتا ہے کہ اخی اب کو کچھ زیادہ پرواہ نہیں تھی۔ وہ اپنے گھوڑوں کے چارے اور خود کھانے پینے کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ وہ کچھ زیادہ مذہبی رجحان بھی نہیں رکھتا تھا۔لیکن ایزبل ایسی نہیں تھی۔ جب اس نے سنا کہ بعل کے ساڑھے چارسو نبی مارے گئے تو اس نے بدلہ لینے کا فیصلہ کیا اور چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ایلیاہ کا سرقلم کر دینے کا ارادہ باندھ لیا! ''سوایزبل نے ایلیاہ کے پاس ایک قاصد روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر میں کل اس وقت تک تیری جان انکی جان کی طرح نہ بنا ڈالوں تو دیوتا مجھ سے ایسا ہی بلکہ اس سے زیادہ کریں!'' (ا۔سلاطین ۱۹:۲)

اس نے اپنے قاصد کوتلوار دے کر کیوں نہ بھیجا تا کہ ایلیاہ اس کو جہاں ملے وہ اُسے وہیں قتل کر ڈالے؟ ظاہر ہے ایزبل کو پتہ تھا کہ وہ کہاں ہے۔اس کا اصل ارادہ نبی کوقتل کرنے کا نہیں تھا۔اس کی اتنی جرأت نہیں تھی! کیونکہ اخی اب نے اسے اس حد تک جانے سے منع کر رکھا تھا۔شاید وہ لوگوں کی اس تحریک سے ڈرتی تھی کیونکہ اب وہ یہوواہ خُدا کی طرف واپس رجوع ہو چکے تھے۔غالباًاس نے دیکھا کہ اس کے پاس بہترین حل یہی ہے کہ ایلیاہ کواخی اب اور اپنے مالک کے پاس سے بھگا دیا جائے اسلئے اس نے اسے ڈرانے دھمکانے کا طریقہ اختیار کیا۔

اور وہ کامیاب ہوگئی! کیسی حیرت کی بات ہے۔ ایسی دلیری دکھانے والا آدمی جان بچا کر بھاگ گیا۔شاید اس وقت لوگوں کواس کی پہلے سے زیادہ ضرورت تھی۔لوگ اس وقت توبہ کی حالت میں تھے۔حالات بدل چکے تھے۔لوگوں نے اپنا چناؤ کرلیا تھا۔اب اُنہیں اپنے آباواجداد کے خُدا کے پاس واپس لوٹنے کے لئے حوصلہ افزائی درکار تھی۔لیکن ہم ایزبل کی دھمکی پر اس کا ردِعمل دیکھنے کے لئے کیا پڑھتے ہیں؟''اس نے یہ دیکھا تو اپنی جان بچانے کو بھاگا۔۔۔''(ا۔سلاطین ۱۹:۳)

وہ عربی صحرا کی جنوبی سرحد کی جانب بھاگ گیا۔ یہاں ایزبل کا تسلط نہیں تھا۔ یہ اخی اب کے دائرہ سلطنت سے باہر کا علاقہ تھا اور اب وہ شاہِ اسرائیل یہوسفط کی سرحد میں داخل ہو گیا۔ تاہم

یہوسفط کے بیٹے نے اخی اب کی بیٹی سے بیاہ کر رکھا تھا اسلئے خطرہ اب بھی موجود تھا۔ وہ نہایت پریشان اورڈراہوا تھا۔ وہ بیرسبع میں آیا جو کہ یزرعیل سے نوے میل کے فاصلے پر تھا اسلئے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ اس وقت کتنا تھک گیا ہوگا۔ وہاں ایک کنواں تھا اور یہی وہ مقام تھا جہاں صدیوں پہلے ابرہام نے بھی خُداوند کا نام پکارا تھا۔ ایلیاہ نے اپنے خادم کو وہیں چھوڑا۔ یہ اچھی بات تھی کہ اُسے کم ازکم اپنے اس خادم کا خیال ضرور تھا جو اس کے ساتھ ساتھ رہ کر اس کی خدمت کرتا تھا۔لیکن ایلیاہ خود ایک دن کی منزل دشت میں نکل گیا۔

ا۔حالات کے پیشِ نظر ایلیاہ کی تنزلی

ذرا تصور کیجئے تپتی ریت پر سفر کرنے کے بعد اس کے پاؤں کیسے تھک گئے ہوں گے اور سورج کی تیز گرمی کے باعث وہ کیسا بوجھل محسوس کر رہا ہوگا؛ یہاں اسے کھلانے کے لئے کوئی کوے نہیں تھے، نہ ہی کریت کا کوئی نالہ تھا جہاں وہ لیٹ کرآرام کرتا اوراپنی پیاس بجھاتا۔ اس نے ایک درخت کی چھاؤں دیکھی اور یہی اس کے لئے کافی تھا۔ وہ وہیں ڈھیر ہوگیا اورمرنے کی دعا کرنے لگا۔

نوٹ: اس بات میں ایک سنجیدہ سبق پایا جاتا ہے جسے خُدا کے ہر خادم کواپنے دل پر نقش کر لینا چاہئے۔ ایلیاہ نے ایک بڑا موقع ہاتھ سے جانے دیا اوردوبارہ کبھی اثر ورسوخ کے اس مقام تک نہ پہنچا جو اسے کوہِ کرمل پر حاصل ہو چکا تھا۔شاید اگر وہ ایسا کرتا تو سات ہزار پوشیدہ ایماندار منظرِعام پر آ کر ایک ایسی فوج تشکیل دیتے جو اس کی کمان میں ایک بڑا لشکر بن جاتی۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے معافی نہیں مل سکتی تھی لیکن ایک خادم کی حیثیت سے اسے دوبارہ مقرر نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ہم بھی کوئی بڑی فتح حاصل کرنے کے فوراًبعد کسی دوسرے کام میں ناکام ہو سکتے ہیں!ابرہام بھی ناکام ہوگیا جب وہ مصر کو گیا اوراپنی بیوی کے تعلق سے جھوٹ بولا، وہیں اسے ہاجرہ ملی تھی اوراس تعلق کے سبب سے اسمٰعیل پیدا ہوا تھا۔تمام انسانوں میں سب سے زیادہ حلیم شخص موسیٰ نے بولنے میں جلد بازی کی اور کنعان میں داخل نہ ہو سکا؛ہمارے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

ہمیں کبھی شیخی بگھارتے ہوئے یہ نہیں کہنا چاہئے کہ ہم کبھی نہیں گریں گے۔ ہمارا دشمن نہایت طاقتور اور مکار ہے جو ہمیں عین اس مقام سے گرانے سے خوش ہوتا ہے جہاں ہم اپنے آپ کو سب سے زیادہ مضبوط سمجھتے ہیں۔ بائبل ایک آئینے کی مانند ہے اور وہ ہمارے سامنے خُدا کے سورماؤں کی ایک حقیقی تصویر پیش کرتی ہے اور اس میں ہم ان کی شہ زوریوں کے ساتھ ساتھ ان کی کمزوریوں کے واقعات بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ایلیاہ کی کہانی میں بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ بعل کے نبیوں کو تہ تیغ کر دینے والا سورما اس وقت خود جھاؤ کے ایک پیڑ کے نیچے ریت پر لیٹ کر خُداوند سے منت کرتا ہے کہ میری جان کو لے لے۔

اسلئے ہمیں ضرور اس بات کو مدِ نظر رکھنا اور دیکھنا چاہئے کہ اس میں سے خود ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔ وہ اس قدر مایوس کیوں ہو گیا تھا؟

الف۔ خوف کے نتیجے میں اس قدر بے چینی کہ وہ بیر سبع پہنچ کر بھی وہ اپنی جان چھپاتا پھرتا ہے۔ اسے خوف کی وجہ سے اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارا حقیقی آرام خُداوند میں ہے اور جس وقت ہم اپنے تمام اقوال وافعال میں مسیح کو مرکزی حیثیت سے دیکھنا چھوڑ دیتے ہیں اسی وقت ہم اپنے قوتِ بازو کو دیکھنے لگتے ہیں اور جلد ہی ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ ہمیں جو جو چیلنج درپیش ہیں ان کا سامنا کرنے کی ہم سکت نہیں رکھتے۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم آرام کی زندگی جئیں۔ یہ شریر لوگ ہوتے ہیں جو سمندر کی مانند بے قرار اور بے چین رہتے ہیں۔ یسعیاہ ۵۷: ۲۰ اور رومیوں ۳: ۱۷۔ اگر ہم خُداوند میں مسرور نہیں رہیں گے تو بے چینی ہمارے اوپر غالب آجائیگی۔

ایلیاہ اپنی جان چھپاتا پھر رہا ہے لیکن آخر کار اسے کہیں تو جا کر رکنا تھا۔ پہلے وہ تیس میل تک یزرعیل کی طرف جان بچانے کے لئے بھاگتا گیا پھر وہ نوے میل تک پیدل چلتا ہوا بیر سبع جا پہنچا۔ جھلسے ہوئے پیروں اور سورج کی تپش سے جلی ہوئی جلد نے اسے بڑی اذیت پہنچائی۔ اس نے ایک پیڑ دیکھا اور اس کی چھاؤں میں بیٹھ گیا۔ وہ آرام کی غرض سے وہاں بیٹھ گیا لیکن اس کا دل ابھی تک بے چین تھا۔

- ## بے ایمانی کے نتیجے میں، متلون مزاجی۔

"۔۔۔اور اپنے لئے موت مانگی اور کہا بس ہے۔اب تو خُداوند میری جان کو لے لے کیونکہ میں اپنے باپ دادا سے بہتر نہیں ہوں۔" (ا۔سلاطین ۱۹: ۴)

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ "ایلیاہ ایزبل اور یزرعیل سے کیوں بھاگا تھا؟" اسلئے کہ وہ اپنی جان بچانا چاہتا تھا۔اب وہ یہ دعا مانگ رہا ہے کہ اس کی جان لے لی جائے!

ہم خوف اور بے ایمانی کا ایک اور نتیجہ دیکھتے ہیں، ہم متوازن فیصلے نہیں کر پاتے۔

مزید برآں، ایلیاہ ایسی متلون مزاجی کا مظاہرہ اس لئے بھی کر رہا تھا کیونکہ اس وقت اس کی ضرورت سب سے زیادہ تھی۔اگر یہی بات درست سمجھ لی جائے کہ وہ اکیلا نبی بچ نکلا تھا تو پھر اس کا زندہ رہنا ازحد ضروری تھا! اس کی مرجانے کی تمنا ہی اس کے زندہ رہنے کا سب سے بڑا سبب ہونا چاہئے تھا کیونکہ اپنے خیال میں وہ اکیلا ایماندار باقی بچا تھا۔

اس کے بعد کے واقعات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایلیاہ کا کام ابھی پورا نہیں ہوا تھا۔اس کے کرنے کا کچھ اور کام ابھی باقی تھا۔لیکن صرف اتنا ہی نہیں، خُدا کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے ایلیاہ کو موت کی وادی میں اترنے سے باز رکھا گیا تھا جب اس کا وقت آیا تو اسے آتشی رتھوں میں آسمان پر اٹھا لیا گیا۔اس کی مرنے کی دعا خُدا کی مرضی کے مخالف تھی۔غور فرمائیے کہ جب ہم خوف اور بے ایمانی کو اپنے اوپر غالب ہونے دیتے ہیں تو ہم کیسے غیر متوازن ہو جاتے ہیں۔

- ## جذباتی اور جسمانی تھکاوٹ

آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے کیا کیا واقعات رونما ہوئے تھے۔کوہ کرمل اور دیگر تمام واقعات کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو گئی تھی۔اخی اب کی جانب سے اس قحط سالی کا موردِ الزام ٹھہرایا جانا، بت پرستوں کے ساتھ دنگل، ساڑھے چار سو نبیوں کا خود اپنے آپ کو زخمی اور لہولہان کرنے کا نظارہ دیکھنا، ایلیاہ کا ان کا مذاق اڑانا، خُداوند کے واسطے قربانگاہ تیار کرنا، پھر اس پر تین بار پانی ڈالنا، پھر اس کی پرجوش دعا کا آگ سے جواب اور اس کے بعد پہاڑی کے اوپر جو تجربہ اُسے حاصل ہوا تھا۔

اگر وہ یزرعیل کی طرف نہ بھاگتا اور نوے میل دور بیرسبع کا سفر نہ بھی کرتا تو بھی اس پر مایوسی کی چادر ایسے ہی چھا جاتی۔ ایسی کھلبلی کے بعد زندگی میں ''پرسکون لمحات'' کے وقت کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے سمندر کی لہروں کا اتار چڑھاؤ۔ اگر بے ایمانی کی کیفیت طاری ہو جائے تو اپنے آپ کو کبھی مت کوسیں بلکہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ کونسی چیز ہے جو آپ کو ایسی مایوسی سے دوچار کر دیتی ہے۔ شاید جب مایوسی کی لہر سر سے اونچی ہو جاتی ہے تو پھر یہ اس کا ایک فطری نتیجہ ہوتا ہے۔

۲۔ حالات کے سامنے ڈٹ جانے والے ایلیاہ کی سربلندی

اچھا ہے کہ خُدا ہماری سب دعاؤں کا جواب ''ہاں'' میں نہیں دیتا کہ جو کچھ ہم مانگیں ہمیں وہی مل جائے۔ آیئے اب دیکھیں کہ خُدا نے اپنے خادم کی بحالی کے لئے کیا نسخہ تیار کیا تھا۔

- **نینداور کھانے کی فراہمی۔**

''اور وہ جھاؤ کے پیڑ کے نیچے لیٹا اور سو گیا اور دیکھو! ایک فرشتہ نے اسے چھوا اور اس سے کہا اُٹھ اور کھا''۔ (۱۔سلاطین ۱۹: ۵)

خُدا جانتا تھا کہ اس کے تھکے ماندے خادم کو کس چیز کی ضرورت تھی۔ ایلیاہ کی ناکامی خوفناک حد تک بڑھ چکی تھی اور لوگوں کو اس کی مدد کی پہلے سے زیادہ ضرورت تھی۔ وہ بے ایمانی کی حالت میں بھاگا جبکہ جس طرح ایک چرواہا اپنی بھٹک جانے والی بھیڑ کا پیچھا کرتا اور ڈھونڈ لیتا ہے اسی طرح خُداوند نے اپنے بھٹکے ہوئے نبی کو ڈھونڈ نکالا۔ علاوہ ازیں، خُداوند نے ایلیاہ کے کہنے کے مطابق عمل نہ کیا بلکہ وہی کیا جو اس کی ضرورت تھی، نینداور کھانا۔

دوبار ایسا ہوا تھا کہ فرشتے نے اُسے آسمانی کچن سے روٹی لا کر کھلائی تھی۔ اسے آرام اور نیند کی ضرورت تھی۔

''وہ اپنے محبوب کو نیند ہی میں دے دیتا ہے''۔ (زبور ۱۲۷: ۲)

پھر نیند کے بعد خُدا نے اسے کھانا بھی کھلایا۔ ''اس نے جو نگاہ کی تو کیا دیکھا کہ اُس کے سرہانے انگاروں پر پکی ہوئی ایک روٹی اور پانی کی ایک صراحی دھری ہے سو وہ کھا پی کر پھر لیٹ

گیا''۔(۱۔سلاطین ۱۹:۶)

خُدا فکر کرنے والا، روٹی کھلانے والا اور بستر بچھانے والا خدا ہے! وہ جانتا ہے کہ ہماری ضرورت کیا ہے۔ یہاں فرشتوں کی خدمت پر بھی غور کیجئے۔ اپنے بھائی عیسو سے ملاقات سے پہلے یعقوب بھی فرشتوں کے ایک لشکر سے ملا تھا۔ اس کے بعد الیشع نے خود کو فرشتوں اور خُدا کے رتھوں میں گھرا ہوا پایا۔ ہم یہ نہیں پڑھتے کہ جب وہ کریت کے نالے پر تھا یا جب وہ صارپت کی بیوہ کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا تو وہاں بھی کسی فرشتے نے اس کی پرورش کی ہو۔ اسے کوّوں کی خدمت کا بھی تجربہ ہوا لیکن کسی فرشتے نے اس کے لئے کھانا تیار نہیں کیا تھا۔ اب ایسی مہربانی کیوں؟ یقیناً خُدا اُسے یہ دکھا رہا تھا کہ وہ اب بھی خاص اور عزیز ہے۔ خُدا ہمیں اس بات کا احساس دلانے کے لئے کہ ہم اس کی نظر میں خاص اہمیت رکھتے ہیں، معمول سے ہٹ کر کام کر دکھائیگا۔

شاید آپ نے کسی سبب سے اپنے مسیحی فرائض کی انجام دہی میں تغافل کیا ہو اور اب آپ سوچتے ہیں کہ پتہ نہیں خُدا اب بھی مجھ سے پیار کرتا ہے یا نہیں۔ یقین کریں وہ اب بھی آپ سے پیار کرتا ہے۔ خُدا کی محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اسلئے آپ اپنی موجودہ ضرورتوں کا دلیری کے ساتھ سامنا کیجئے۔

• مستقبل کی ضروریات کے لئے تیاری

''اور خُداوند کا فرشتہ دوبارہ پھر آیا اور اسے چھوا اور کہا اٹھ اور کھا کہ یہ سفر تیرے لئے بہت بڑا ہے۔ سو اس نے اٹھ کر کھایا پیا اور اس کھانے کی قوت سے چالیس دن اور چالیس رات چل کر خُدا کے پہاڑ حورب تک گیا۔''(۱۔سلاطین ۱۹:۷،۸)

اگرچہ یہ سفر بھی ایزبل سے جان بچانے کے خوف کی حالت میں طے کیا گیا تھا تو بھی خُدا نے اپنے فضل و کرم سے اُسے کھلایا پلایا اور اس کی ضرورتوں کو پورا کیا۔ کتنی ہی بار ایسا ہوتا ہے کہ ہم خُدا کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں تو بھی وہ اپنی فراہمی کے وسیلہ سے ہماری ضرورتوں کو پورا کرتا رہتا ہے۔

ایلیاہ اب خُدا کے پہاڑ حورب تک آن پہنچا تھا جہاں خُدا نے جلتی جھاڑی میں سے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا تھا۔ کیا ایلیاہ کے ذہن میں بھی یہی خیال تھا؟ کیا خُدا اسے اس جگہ پر لانا چاہتا تھا جہاں وہ اس خُدا سے ملاقات کر سکے جو آگ سے جواب دیتا ہے؟

- ## خُدا کا سوال اور ایلیاہ کا جواب

یاد رہے ہم ابھی تک اپنی صورتحال کا دلیری کے ساتھ سامنا کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ خُدا اپنے فضل سے ایلیاہ کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے دل کی بات اسے بتائے۔ یہ ایلیاہ کے واسطے کیسی تسلی کی بات تھی! خُدا ابھی تک ایلیاہ کے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہا تھا کہ وہ اسے استعمال کے لائق بنائے رکھنا چاہتا تھا۔

ایلیاہ کو ایک غار نظر آئی جہاں وہ پناہ لے سکتا تھا۔ اس نے رات وہیں کاٹی اس کے بعد خُدا نے دوبارہ اسے پکارا۔ خُداوند کا کلام پہلے بھی اس پر نازل ہو چکا تھا، جب وہ تشبی میں تھا، جب اس نے سامریہ میں اخی اب کو پہلی بار پیغام دیا تھا، کریت کے مقام پر جب وہاں کا نالہ سوکھ گیا، صارپت میں جب دوبارہ اس کی ملاقات اخی اب سے ہوئی تھی اور اب اس ویران غار میں پھر خُدا نے اسے پکارا۔

نوٹ: اس سے پہلے خُدا نے کبھی اس کے ساتھ اس طرح بات نہیں کی تھی۔ اس کی آواز میں کچھ کرختگی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ ''تو یہاں کیا کرتا ہے؟'' یوں محسوس ہوتا ہے کہ خُدا اس سے گویا یہ کہہ رہا تھا کہ ''میں نے تو تجھے ایزبل سے جان بچا کر اس پہاڑ میں آ کر چھپ جانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ مجھے پوری رپورٹ بتاؤ۔''

لیکن ایلیاہ نے اس سوال کا براہِ راست جواب نہ دیا۔ اگر وہ ایسا کرتا اور اپنے خوف اور بے ایمانی کا اعتراف کر کے خُدا کی معافی کا طلبگار ہو جاتا تو خُدا فی الفور اُسے بحال کر دیتا۔ لیکن نہیں۔ ایلیاہ نے اس بات کا چناؤ کیا کہ وہ خُدا کی باتوں میں اپنی وفاداری اور دوسروں کی بے وفائی کا ذکر کرے۔ بلا شبہ اس کی باتوں میں سچائی تھی۔ لیکن اصل وجہ یہ تھی کہ اس کے دل میں ابھی تک ایزبل کا خوف تھا اور خُدا اسی خوف کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہتا تھا۔ خُدا نے ایلیاہ کو سکھایا کہ میں ہمیشہ تیرے ساتھ رہونگا خواہ اس کے لئے کوئی بیرونی طاقت کا اظہار ہو یا نہ ہو۔

خُدا نے یہ سچائی سکھانے کے لئے فطری نشانات کو استعمال کیا۔ پہلے اس نے ایک بڑی تند آندھی بھیجی کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے لیکن خُداوند اس آندھی میں نہیں تھا۔ پھر خُدا نے ایک زلزلہ بھیجا اور پہاڑ جھولنے لگے لیکن خُداوند اس زلزلے میں بھی نہیں تھا۔ پھر خُدا نے آگ نازل کی، تصور کیجئے کہ وہ سارا پہاڑی علاقہ کس طرح خوفناک آگ کی لپیٹ میں آ کر دہک رہا ہوگا، لیکن خُداوند آگ میں بھی نہیں تھا!

یہ سب کیسے عجیب نشانات دکھائی دیتے تھے۔ ہماری نظر میں یہ سب باتیں خدا کی حضوری کی علامت ہیں! لیکن پھر سنئے! ایک ہلکی دبی ہوئی آواز پہاڑوں کے اوپر سے آتی ہے، ہر چیز تھم جاتی ہے اور یہ آواز ہمہ تن گوش نبی کے دل کو چھو جاتی ہے۔ خوفناک آندھی چلی، زلزلہ آیا اور آگ نازل ہوئی اور اس غار کو ہلا دیا جس میں وہ چھپا بیٹھا تھا! لیکن یہ ہلکی دبی ہوئی آواز گویا ایسی مدھر تھی جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو لوری سناتی ہے، اور اس آواز کو سن کر ایلیاہ غار سے باہر نکل آیا۔

اس سے کیا مراد ہے؟ اس بدحال نبی کا خیال تھا کہ خُدا صرف قدرت کے بڑے بڑے کاموں سے ہی اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن دراصل خُدا اسے سکھا رہا تھا کہ وہ کام کر رہا ہے تا کہ ایلیاہ کو یہ خوف نہ رہے کہ شاید خُدا نے اسے چھوڑ دیا ہے یا اس کی ضرورت کے وقت اس سے دور چلا گیا ہے۔ اس وقت اسرائیل میں سات ہزار ایسے وفادار نبی پوشیدگی کے عالم میں جی رہے تھے جن کے گھٹنے بعل کے آگے نہیں جھکے تھے۔

کیا ہم بڑے بڑے معجزات اور قدرت کے عجائبات دیکھنا پسند کرتے ہیں اور یقیناً ہمیں ایسا کرنا بھی چاہئے۔ لیکن اگر ہم یہ سوچتے ہیں کہ خُدا صرف آندھی، زلزلے اور آگ میں ہی ظاہر ہوتا ہے تو پھر یہ ہماری بڑی غلطی ہوگی۔ خُدا ہماری توقع کے مطابق کام کرنے کا پابند نہیں لیکن وہ کام ضرور کر رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ بڑے بڑے اجتماعات میں کام کرتا دکھائی نہیں دیتا تو شاید وہ ویران دلوں پر کام کر رہا ہوگا۔

ہم نہیں جانتے کہ ایلیاہ نے اس ہلکی دبی ہوئی آواز کا مطلب سمجھا یا نہیں کیونکہ ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا لیکن خُدا نے ایک مرتبہ پھر اس سے یہی سوال پوچھا ''اے ایلیاہ تو یہاں

کیا کرتا ہے؟'' اس کے بعد کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اب ایلیاہ تابعداری کے ساتھ خُدا کی بات سننے کے لئے تیار تھا اور جان گیا تھا کہ اب وہ بلاخوف اور خدا پر توکل رکھتے ہوئے آگے بڑھ سکتا ہے۔

۳۔حالات سے بالاتر ہوکر ایلیاہ کا دوبارہ بھیجا جانا

وہ جس نے پطرس کو بحال کیا تھا اسی نے اب ایلیاہ کو بھی بحال کر کے اُسے دوبارہ بھیجا۔

- **ایلیاہ کی ہدایتِ نو۔ ا۔سلاطین ۱۹:۱۵**

''تو۔۔۔راستہ لوٹ کر۔۔۔۔جا''۔ایلیاہ جان بچا کر جنوب کی طرف آنکلا تھا جہاں اُسے ہرگز نہیں آنا چاہیے تھا۔اب خُدا اسے واپس شمال کی جانب اخی اب اور ایزبل کی حدود میں بھیج دیتا ہے۔اب وہ بڑی دلیری سے یزرعیل کے علاقے اور ایزبل کے محل کے سائے سے گزر سکتا تھا،اس ہلکی دبی آواز سے اسے اس بات کا یقین دلا دیا تھا کہ خُدا ہمیشہ اس کے ساتھ ہے اسلئے اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں!

کیا آپ کو بھی مسیح کے ساتھ اپنی پہلی محبت کی جانب لوٹنے کی ضرورت ہے؟

کیا آپ کو واپس اسی خدمت میں جانے کی ضرورت ہے جسے آپ نے چھوڑ دیا تھا؟

کیا آپ کو اپنے دوستوں اور عزیزوں کے پاس واپس جانے کی ضرورت ہے تا کہ اُنہیں بتائیں کہ خُدا نے آپ کے لئے کیسے بڑے بڑے کام کئے ہیں؟

- **ایلیاہ کے لئے حکمِ نو۔**

ایلیاہ کو تین مختلف افراد کی خدمت کرنا تھی؛

(i) حزائیل کی، جسے ارام کا بادشاہ مسح کیا گیا

(ii) یاہو کی، جسے اخی اب کے شریر گھرانے پر خُدا کی عدالت نازل کرنے اور اسرائیل کی شمالی بادشاہی پر قبضہ کرنے کا وسیلہ بنایا گیا

(iii) الیشع کی، جس کی شفیق خدمت ایلیاہ کی تند و تیز خدمت سے نہایت مختلف تھی۔

واپس جائیں اور دوبارہ ہدایت پا کر آگے بڑھیں!

مطالعہ پنجم

مقابلے کا چناؤ کرنے کی دلیری

جرائم کا دائرہ کار بڑھتا جارہا ہے! ذرا تصور کیجئے کہ اگر پولیس اور رینجر نہ ہوتو ہمارے ملک کی حالت کیسی ہوگی۔ بائبل مُقدس کے مطالعے اور انسانی فطرت سے یہ بات یقیناً واضح ہے کہ خُدا کے بغیر انسان کی زندگی ابتری کا شکار ہوجاتی ہے۔ جیسے کہ ''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لادی''۔ (یسعیاہ ۵۳:۶)

ہم زمانہ قدیم کے روکھے اور کچھ کچھ بے ضبط ایلیاہ کی زندگی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ اپنی بلاہٹ کے سبب سے ملک کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز بادشاہ اخی اب کے گناہ کے سامنے ڈٹ گیا۔ اس باب میں ہم اخی اب کے اس گناہ پر غور کریں گے جس کے سبب سے ایلیاہ نبی نے واپس جا کر اس کی بربادی کا اعلان کردیا۔

ا۔ اخی اب کا گناہ

> ''اور اخی اب نے اس بات کے سبب سے جو یزرعیلی نبوت نے اس سے کہی اداس اور ناخوش ہوکر اپنے گھر میں آیا کیونکہ اس نے کہا تھا میں تجھ کو اپنے باپ دادا کی میراث نہیں دونگا۔ سو اس نے اپنے بستر پر لیٹ کر اپنا منہ پھیر لیا اور کھانا چھوڑ دیا۔'' (ا۔سلاطین ۲۱:۴)

شاہِ اسرائیل کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا؟ کیا وہ بھی تباہی کا نشانہ بن گیا تھا؟ کیا اس کے گھرانے کے افراد لقمہ اجل ہوگئے تھے؟ بائبل مقدس کیا کہتی ہے؟

• لالچی رُوح

اس کے محل کے پاس ایک نہایت عمدہ تاکستان تھا۔ اخی اب کی لالچی نظریں اپنی پہلے سے موجود دولت کو دیکھ کر بھری نہیں تھیں اور اب وہ اس تاکستان کو بھی ہتھیانا چاہتا تھا۔ اس نے اس تاکستان کے مالک نبوت کے سامنے ایک پیشکش رکھی کہ وہ کھیت اُسے بیچ دے یا پھر دوسرے تاکستان کے ساتھ اس کا تبادلہ کر لے۔ نبوت نے انکار کر دیا۔

موسوی شریعت کے تحت زمین کی ملکیت کو خاندان کے اندر قائم رکھا جاتا تھا۔ اگر مفلسی کے سبب سے زمین بیچنی پڑ جاتی تو وہ سال یوبلی تک خاندان سے خارج رہتی تھی اس کے بعد وہ پھر سے واپس لوٹا دی جاتی تھی۔ اب ایسا ہو گیا تھا کہ چونکہ بنی اسرائیل نے خُدا کی شریعت کو چھوڑ دیا تھا اسلئے ملکیت کے قوانین بھی تبدیل ہو چکے تھے کہ اگر زمین ایک بار بیچ دی گئی تو پھر وہ کبھی واپس حاصل نہیں کی جا سکتی تھی۔ یہ بات قابلِ فہم ہے کہ نبوت اپنے اور اپنے خاندان کی اس ملکیت کا حق کسی طور چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔

• نافرمانی کا عمل

نبوت کی درخواست کی بنیاد خُدا کی شریعت پر تھی۔ ''نبوت نے اخی اب سے کہا خُداوند مجھ سے ایسا نہ کرائے کہ میں تجھ کو اپنے باپ دادا کی میراث دے دوں''۔ (۱۔سلاطین ۲۱:۳)

اخی اب خُدا کی شریعت سے واقف تھا۔ ''یوں بنی اسرائیل کی میراث ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں نہیں جانے پائے گی کیونکہ ہر اسرائیلی کو اپنے باپ دادا کے قبیلہ کی میراث کو اپنے قبضہ میں رکھنا ہوگا۔'' (گنتی ۳۶:۷)

اس موقع پر اخی اب کو اپنے لالچ سے توبہ کرنی چاہئے تھی لیکن ایسا کرنے کی بجائے اس نے خود غرضی کے ساتھ اپنی گناہ آلود خواہش کو برقرار رکھا اور پہلے سے کہیں زیادہ سنگین گناہ کا مرتکب ہوا۔

- **غلط سمت پر بھڑکنے والا غصہ**

نبوت کے انکار نے اخی اب کے دل میں غصے کی آگ بھڑکا دی تھی۔ وہ چھلانگ لگا کر اپنے رتھ پر سوار ہوا اور اپنے محل کی جانب لوٹ گیا اور اپنے بستر پر لیٹ کر ایک ضدی بچے کی مانند اپنا منہ پھیر لیا! ا۔سلاطین ۲۰ باب کے آخر پر لکھی گئی بات پر غور کیجئے۔ اخی اب اس نبوتی پیغام کو سن کر ''اداس اور ناخوش'' ہوا جو اس تک پہنچایا گیا تھا۔ اب پھر وہ ایک ایسے آدمی کے سبب سے ''اداس اور ناخوش'' ہو گیا ہے جو خُدا کی شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ جلد ہی اس کا گناہ بڑھنے لگا اور اس کا غصہ اس حد تک بڑھ گیا کہ اس نے قتل کرنے کا منصوبہ سوچ لیا۔

خود اپنے گناہ پر غصہ کرنے کی بجائے اس کا غصہ اُس آدمی پر بھڑکا جس نے خُدا کی شریعت کی تابعداری کرنے کے لئے منت سماجت کی تھی۔ یہ دولتمند اخی اب اپنی ساری دولت کے باوجود وہ آسودہ نہیں تھا! یسوع نے فرمایا۔ ''خبردار! اپنے آپ کو ہر طرح کے لالچ سے بچائے رکھو کیونکہ کسی کی زندگی اسکے مال کی کثرت پر موقوف نہیں''۔ (لوقا ۱۲:۱۵)

- **غیر صحت مندانہ اثر ورسوخ**

یہ تو واضح ہے کہ اس کی تنزلی بڑے گناہ کا وسیلہ بنی۔ جب ہمارے رفقاء بدی کرنے کے ارادے باندھ لیتے ہیں تو پھر ہمیں نہایت خبردار رہنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کے ناپاک عزائم کا ہم پر کوئی منفی اثر نہ پڑے کیونکہ ''۔۔۔ بری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں''۔ (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۳۳)

اپنی جائیداد کو بڑھانے کی آزمائش کا وار نبوت پر نہ چل سکا بلکہ اخی اب اس وار کا شکار ہو گیا۔ اس کے اس برے منصوبے کو ایزبل اور یزرعیل کے شریر آدمیوں نے مزید ہوا دی۔

لیکن اخی اب نے اُنہیں ایک من گھڑت کہانی سنائی تھی۔ اس نے نبوت کی بات کو اپنے رنگ میں رنگ کر پیش کیا۔ اس نے اس بات کا ذکر تک نہ کیا کہ نبوت خُدا کی شریعت کی وفاداری کرنا چاہتا تھا بلکہ نبوت کو ایک سرکش فرد کے طور پر پیش کیا جو اپنے بادشاہ کے سامنے انکار کرنے کی جرأت رکھتا تھا۔

غور فرمایئے کہ ایزبل کے دل کی برائی کس قدر جلدی باہر امڈ آتی ہے۔ اس نے پہلے اداس بادشاہ کی دلجوئی کرنے کی کوشش کی لیکن جب اُسے پتہ چلا کہ اسے تاکستان نہ ملنے کا غم کھائے جا رہا ہے تو اس نے ایک راستہ ڈھونڈ نکالا۔ درست تو یہ تھا کہ وہ بادشاہ کو سمجھانے کی کوشش کرتی کہ وہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرے۔ لیکن کہاں ایزبل اور کہاں اس کے گناہ آلود عزائم۔

پہلے وہ ایک سازش تیار کرتی ہے۔ ''اس نے اخی اب کے نام سے خط لکھے اور ان پر اسکی مہر لگائی اور اُن کو ان بزرگوں اور امیروں کے پاس جو نبوت کے شہر میں تھے اور اسی کے پڑوس میں رہتے تھے بھیج دیا''۔(ا۔سلاطین ۸:۲۱)

دوم، وہ ریاکاری کی چال چلتی ہے۔ ''اس نے ان خطوں میں یہ لکھا کہ روزہ کی منادی کرا کے نبوت کو لوگوں میں اونچی جگہ میں بٹھاؤ''۔(ا۔سلاطین ۹:۲۱)

اب وہ اپنے جرم کی سازش کو مذہبی چوغے کے اندر ڈھانک کر رکھنا چاہتی ہے۔ مذہبی چادر کے نیچے کیسے کیسے بھیانک اور قبیح جرائم کو چھپا دیا جاتا ہے!

سوم، پھر وہ شریر لوگوں کا بندوبست کراتی ہے جنہوں نے جھوٹی گواہی دی جس کے بعد نبوت کو قتل کر دیا گیا۔ غور کیجئے کہ کس طرح ایزبل نے اخی اب کو تو اس گناہ کے اندر گھسیٹ لیا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ اس نے شہر کے بزرگوں کو بھی اس میں شریک کر لیا تھا۔ نبوت پر الزام لگایا گیا، اسے مجرم ٹھہرایا گیا اور پھر سنگسار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ یہ خبر ایزبل تک پہنچی تو اس نے اخی اب کو جا کر بتا دیا جو اُسی وقت اپنے رتھ پر سوار ہو کر اس تاکستان پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہو گیا۔

۲۔ اخی اب کی سزا، خُدا کے خادم کا دوبارہ بلایا جانا

لیکن کہانی یہیں ختم نہیں ہوتی! خُدا یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ ہم نہیں جانتے کہ کتنے عرصے بعد خُدا نے ایلیاہ سے دوبارہ کلام کیا تھا۔ شاید 5 یا 6 سال بعد۔ کیا وہ خُدا کی طرف سے ایک تازہ بات سننے کا منتظر اور مشتاق تھا؟ کیا وہ خُدا سے یہی کہتا رہا ہوگا ''خدا مجھے خدمت کا موقع کیوں نہیں دے رہا؟''

• ایلیاہ کی دستیابی

بعض اوقات جب کوئی نا کامی سرزد ہو جاتی ہے تو پھر کچھ دیر خاموشی رہتی ہے اس کے بعد خُدا ہمیں واپس بلا ہٹ دے کر میدان میں اتار دیتا ہے۔ شاید یہاں کوئی ایسا شخص ہے جسے قائدانہ خدمت سے ہٹا دیا گیا تھا اگرچہ اُس نے توبہ بھی کر لی تو بھی اُسے اُس کے مقام پر بحال نہیں کیا گیا۔ آپ سے چھوٹے اور کم عمر لوگوں کو قیادت کی باگ ڈور سونپ دی گئی لیکن آپ کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا۔ میرا ایک فرزند جس سے مجھے بہت پیار ہے اُس کی نالائقیوں کے باوجود میری کوشش اُس کی نظریں خُدا اور اُس کے کلام، کام پر لگانے کی ہے وقت کے ساتھ ساتھ اُس نے خُدا کے کلام کو پڑھا اور خدمت کے کام کو بہتر کیا لیکن اُس کی زندگی میں بہتری نہیں آئی۔ وہ اپنا موازنہ دوسرے کے ساتھ کرنے میں لگ گیا یہ بھول گیا کہ یہ خاموشی کا وقت ہے۔ اگر ہمارے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا ہے تو پھر ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ آیا ہم نے وہ تمام اسباق سیکھ لئے ہیں جو خُدا ہمیں اس دوران سکھانا چاہتا ہے کہ ہم اس کے بُلاوے کے لئے تیار ہو جائیں۔

• سامنا کرنے کے لئے ایلیاہ کی آمادگی

یہاں یہ سبق ملتا ہے کہ خُدا کے خادم کو گناہ کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اخی اب کی زندگی کے بارے میں خُدا کا نقطہ نظر کچھ یوں پیش کیا گیا ہے:

> ''کیونکہ اخی اب کی مانند کوئی نہیں ہوا تھا جس نے خُداوند کے حضور بدی کرنے کے لئے اپنے آپ کو بیچ ڈالا تھا اور جسے اس کی بیوی ایزبل ابھارا کرتی تھی۔'' (۱۔سلاطین ۲۱:۲۵)

اب کی بار ایلیاہ کو اخی اب یا ایزبل سے جان بچا کر بھاگنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ نبوت کے تاکستان کا رخ کرتا ہے اور وہاں جا کر شاہی بدمعاش کو ڈھونڈ تا ہے! ایلیاہ کو اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ اخی اب کے دائیں بائیں دو طاقتور محافظ یاہو اور بدقر اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ لیکن اب مردِ خُدا، خدا کی طرف سے ملے ہوئے حکم کے مطابق جانے کے لئے تیار ہے۔ (۲۔سلاطین ۸:۲۵)

آج بھی یہ بات خُدا کی طرف سے بلاہٹ رکھنے والے ہر خادم پر صادق آتی ہے۔ ہمیں ہر صورت میں برائی کی مذمت کرنی چاہیئے خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی ہی نفرت کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ کتابِ مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ ''ایسا خُدا جو ہر روز (شریروں پر) قہر کرتا ہے'' (زبور ۷:۱۱) یوحنا ۸: ۳۴ میں بھی لکھا ہے ''جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے''۔

بعض اوقات خُدا کے خادموں کو یہی بلاہٹ ملتی ہے کہ وہ سہارا دینے کا کردار ادا کریں یعنی جو خادم میدان جنگ میں صفِ اول پر لڑ رہے ہیں ان کو سہارا دیا جائے۔ جیسے یشوع اور حور نے موسیٰ کے ہاتھوں کو اُٹھائے رکھا ایسے ہی ہمیں بھی دوسروں کے ہاتھوں کو اٹھائے رکھنا چاہیئے۔ خروج ۱۷: ۱۲۔

• ایلیاہ کی آمد پر ناخوشی کا اعلان

''اخی اب نے ایلیاہ سے کہا اے میرے دشمن کیا میں تجھے مل گیا؟'' (۱۔سلاطین ۲۱: ۲۰)

اخی اب ایک خوفناک غلطی کرنے جا رہا تھا۔ جس شخص کو اپنا ''دشمن'' کہہ رہا تھا دراصل وہی اس کا بہترین دوست تھا! دیکھیں گناہ کس طرح سے ہر چیز کو کیسے مسخ کر دیتا ہے۔ ہمیں بھی اپنا مقصد مختلف ہونے کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ خُدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے گناہ کا اقرار کر کے اس سے توبہ کر لیتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو راستبازی کا ساتھ دینے کے سبب سے ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ چور ہمیشہ پولیس اہلکار کی ٹارچ سے نفرت کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے بُرے کام کو عیاں کر دیتی ہے۔ یسوع فرماتا ہے کہ جب راستبازی کے سبب سے ہمارے ساتھ عداوت رکھی جاتی ہے تو ہمیں ''خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا'' چاہیئے۔ متی ۵: ۱۲۔

نبوت کا خون بہا دیا گیا اور ساتھ ہی اس کے بیٹوں کا بھی (۲۔سلاطین ۹: ۲۶)۔ شاید وقت گزر جائے لیکن خُدا بدلہ ضرور لے گا۔ شاید روز عدالت میں تاخیر ہو جائے لیکن وہ دن ضرور آ جائے گا۔ اس دوران نبوت کا تاکستان قائم رہتا ہے، اخی اب قائم رہتا ہے اور اس کے دل میں برائی کا شعور بیدار ہو جاتا ہے۔ سزا سنا دی جاتی ہے۔

- جہاں کتوں نے نبوت کا لہو چاٹا وہیں کتے اخی اب کے لہو کو بھی چاٹینگے ۔
- اخی اب کی نسل کے ہر ایک لڑکے کو کاٹ ڈالا جائے گا اور اسے کتے کھائینگے اور ہوا کے پرندے اسے چٹ کر جائینگے ۔
- کتے ایزبل کو کھائینگے ۔

۳۔ اخی اب کی توبہ

اخی اب نے سزا کا اعلان سن کر کچھ پشیمانی کا اظہار کیا۔ ''جب اخی اب نے یہ باتیں سنیں تو اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکھا اور ٹاٹ ہی میں لیٹنے اور دبے پاؤں چلنے لگا''۔ (۱۔سلاطین ۲۱:۲۷)

کیا یہ اس کی توبہ تھی یا محض پشیمانی ؟ آیت ۲۷۔ یقیناً اسے احساس ہو گیا تھا۔لیکن ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ آیا اس نے ایزبل کے ساتھ برتاؤ کیا یا یہوواہ کی پرستش کو بحال کرادیا۔ نہ ہی کوئی ایسا حوالہ ملتا ہے کہ وہ دوبارہ نبوت کے گھرانے کے تاکستان کی طرف گیا یا نہیں۔ ایک ریاکار شخص پاکیزہ اعمال کا دکھاوا کتنی دیر تک کرسکتا ہے کیونکہ یہ عمل عارضی ہوتا ہے۔ المناک واقعے کی بری خبر سن کر طرزِ زندگی تو تبدیل ہوسکتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کے پیچھے دل بھی تبدیل ہوا ہو۔

> اخی اب کے دل میں ابھی تک چور گھس بیٹھا تھا کیونکہ اُسے میکایاہ نبی سے نفرت تھی۔ (۱۔سلاطین ۲۲:۸)

اگرچہ خُدا نے رحم کر دیا تھا اور تین برس کے لئے سزا کے نازل ہونے میں تاخیر ہوگئی تو بھی سزا اخی اب پر ضرور نازل ہوئی۔ یوں ایلیاہ کی ہر ایک پیش گوئی پوری ہوئی۔ اخی اب رامات جلعاد کی جنگ میں گیا اور وہاں اُسے تیر لگا۔ اس کے جسم کو واپس سامریہ لایا گیا اور جب رتھ کو دھویا گیا تو اخی اب کا خون بھی ساتھ میں بہہ نکلا جسے کتوں نے آکر چاٹا۔

متعدد سال مزید گزر گئے پھر ایلیاہ کی نبوت پھر سے عمل میں آئی۔ اخی اب اور ایزبل کے بیٹے یورام کی لاش نبوت کی ملکیت کے کھیت میں ڈال دی گئی جیسا ایلیاہ نے کہا تھا اور اخی اب کا خون ایلیاہ

کے کلام کے مطابق سامریہ کے کتوں نے چاٹا (۱۔سلاطین ۲۲: ۳۷، ۳۸)۔

''تب یاہو نے اپنے لشکر کے سردار بدقر سے کہا اسے لیکر یزرعیلی نبوت کی ملکیت کے کھیت میں ڈال دے کیونکہ یاد کر کہ جب میں اور تو اسکے باپ اخی اب کے پیچھے پیچھے سوار ہو کر چل رہے تھے تو خُداوند نے یہ فتویٰ اس پر دیا تھا کہ یقیناً میں نے کل نبوت کے خون اور اسکے بیٹوں کے خون کو دیکھا ہے خُداوند فرماتا ہے اور میں اسی کھیت میں تجھے بدلہ دونگا خُداوند فرماتا ہے۔ سو جیسا خُداوند نے فرمایا ہے اسے لے کر اسی جگہ ڈال دے۔''
(۲۔سلاطین ۹: ۲۵، ۲۶)

ایلیاہ کی نبوت کو تقریباً 20 سال گزر گئے کہ ایزبل کی موت کا وقت آن پہنچا۔ اپنی موت کے دن وہ ''اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا اور اپنا سر سنوار کھڑکی سے جھانکنے لگی۔'' (۲۔سلاطین ۹: ۳۰) وہ ہمیشہ دوسروں کی توجہ اپنے طرف مبذول کرانے کے چکر میں رہتی تھی۔ لیکن اب مزید وقت ختم ہو گیا تھا۔ اسے کھڑکی میں نیچے گرا دیا اور اسکے خون کی چھینٹیں دیوار پر اور گھوڑوں پر پڑیں۔ ''یہ خُداوند کا وہی سخن ہے جو اس نے اپنے بندہ ایلیاہ تشبی کی معرفت فرمایا تھا کہ یزرعیل کے علاقہ میں کتے ایزبل کا گوشت کھائینگے۔'' (۲۔سلاطین ۹: ۳۶)

اس سے قبل کہ ہم اپنی کہانی کے اس حصے کو ختم کریں، آیئے اس بات کو اپنے پلے باندھ لیں کہ جو لوگ سچے دل سے توبہ کرتے ہیں خُدا کی محبت اور اس کا فضل اُنہیں گھیر لیتا ہے۔ یسعیاہ ۶۶: ۲۔
''لیکن میں اس شخص پر نگاہ کروں گا، اسی پر جو غریب اور شکستہ دل ہے اور میرے کلام سے کانپ جاتا ہے۔''

پولُس نے خود کو سب سے بڑا گنہگار کہا تھا۔ وہ خُدا کے لوگوں کو ستاتا تھا اور ان کے لئے بڑی مصیبت پیدا کرتا تھا لیکن اس پر بھی رحم ہوا اور اسے بھی معافی مل گئی۔ ''اگرچہ میں پہلے کفر بکنے والا اور ستانے والا اور بے عزت کرنے والا تھا تو بھی مجھ پر رحم ہوا اس واسطے کہ میں نے بے ایمانی کی حالت میں نادانی سے یہ کام کئے تھے۔'' (۱۔تیمتھیس ۱: ۱۳)

مطالعہ ششم

انتخاب کا چناؤ کرنے کی دلیری

ہم ایلیاہ کی زندگی پر مبنی اپنے مطالعے کے اختتام کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے خُدا کے اس عظیم نبی کے چند تجربات پر غور کرتے ہوئے کافی باتیں سیکھی ہیں۔ ہم نے اپنی زندگی میں ان اسباق کا اطلاق کرنے کی کوشش کی ہے جنہیں ہم نے روح القدس کی تحریک کے وسیلہ سے اپنی زندگی کے لئے ضروری پایا ہے۔

۱۔ درست چناؤ کرنے کی دلیری

۲۔ بامقصد چناؤ کرنے کی دلیری

۳۔ دعائیہ چناؤ کرنے کی دلیری

۴۔ اوقاتِ تازگی کا چناؤ کرنے کی دلیری

۵۔ مقابلے کا چناؤ کرنے کی دلیری

اور اب: انتخاب کا چناؤ کرنے کی دلیری

ہم نے جتنی باتوں کا ابھی تک احاطہ کیا ہے، ایلیاہ کی زندگی میں اس سے کہیں بڑھ کر اسباق پائے جاتے ہیں لیکن اب ہم اپنے مطالعے کو اس آخری قسط تک محدود کرتے ہیں اور یہ عہد عتیق کے زمانے میں اس کی زندگی کا آخری حصہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ میں خصوصی طور پر عہد عتیق کے اُن دنوں کا ذکر کر رہا ہوں کیونکہ ایلیاہ اُس پہاڑ پر بھی موسیٰ کے ساتھ ظاہر ہوا تھا جہاں یسوع کی صورت بدل گئی تھی اور ان دونوں نے یسوع کے ساتھ باتیں بھی کی تھیں۔

اب اس کا زمینی سفر تقریباً ختم ہونے کو ہے۔ اس نے پہلے ہی ایک اور نبی کو اپنی جگہ لینے کے لئے مسح اور مخصوص کر دیا ہے۔ خُدا نے اُسے یہ حکم دیا ''اور ابیل محولہ کے الیشع بن سافط کو مسح کر کہ تیری جگہ نبی ہو۔'' (۱۔سلاطین ۱۹:۱۶)

اس سیدھے راستے پر خُدا نے ایلیاہ کو بتایا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی تربیت کرنا شروع کر دے جو اس کی جگہ لے گا۔ ہم ایلیاہ کے بوڑھے اور ضعیف ہو جانے کا کہیں ذکر نہیں پڑھتے۔ جہاں تک ہمیں پتہ ہے کہ وہ صحت منداور چاق و چوبند رہا۔

۱۔ایلیاہ کے آخری سال

ایلیاہ اور الیشع نے کئی سال اکٹھے گزارے۔ ۲۔سلاطین ۳:۱۱ میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح الیشع ایلیاہ کی خدمت کرتا ہے اور لکھا ہے کہ وہ ایلیاہ کے ہاتھ پر پانی ڈالتا تھا۔ اس نے ایلیاہ کو کام کرتے دیکھا، اس نے ایلیاہ کو تعلیم دیتے ہوئے سنا، وہ اُس نبی کا گویا فرزند بن گیا تھا اور ان دونوں کے درمیان محبت کا ایک مضبوط بندھن قائم ہو گیا۔

اپنی زندگی کے آخری سالوں میں ایلیاہ نے بہت سا وقت بیت ایل، جلجال اور یریحو کے درمیان پیدل آنے جانے پر صرف کیا کیونکہ اُن مقامات پر انبیا کے تربیتی مراکز پائے جاتے تھے۔ ان جوان آدمیوں کو پچاس پچاس کے الگ گروہوں کی شکل دی گئی اور وہ مختلف قصبوں میں رہتے تھے۔ ان کو ''انبیازادے'' کہا جاتا تھا اور وہ اپنے رہنما کو ''باپ'' کہہ کر بلاتے تھے۔ وہ سادہ لباس پہنتے، عام کھانا کھاتے اور گھاس پھوس کے جھونپڑوں میں رہتے تھے۔ وہ باہم مل کر رہتے اور سیکھتے تھے اور اُنہیں اکثر خدمت انجام دینے کے لئے باہر بھی بھیجا جاتا تھا۔ ایلیاہ نے بلاشبہ اُنہیں آنے والے زمانے میں قوم کے کلیدی قائدین کے طور پر دیکھا اور وہ اُنہیں تعلیم و تربیت بہم پہنچانے میں وقت گزارتا تھا۔

۲۔انبیازادوں کی طرف ایلیاہ کا آخری دورہ

اب وقت آن پہنچا تھا کہ خُداوند ایلیاہ کو آسمان پر اٹھالے۔ ۲۔سلاطین ۲:۱۔ہم نہیں جانتے کہ ایلیاہ کو اس بات کا کیسے پتہ چلا۔لیکن جس جگہ سے خُدا کے رتھ نے اُسے اٹھانا تھا وہاں تک پہنچنے کا سفر اختیار کرنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ بیت ایل، یریحو اور جلجال کا دورہ کرسکتا تھا۔ ان جوان آدمیوں کے درمیان قوم کے مستقبل کی امید تھی۔شاید انہی میں سے یسعیاہ، ہوسیع ،حزقی ایل یا نئے عہدنامہ کی زبان میں پطرس یا پولس جیسے لوگ منظر عام پر آئے۔ ایلیاہ ان جوان لوگوں سے ملاقات کرنے کا کس قدر مشتاق ہوگا کیونکہ یہ وہ نوجوان لوگ تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں خُدا کی خدمت کے لئے وقف کررکھی تھیں۔

تو اس نے اُنہیں اپنی روانگی کے بارے میں کچھ نہ بتایا۔اگر خُدا نے اسے بتا بھی دیا تھا کہ کس طرح آسمانی رتھ بھیجا جائے گا جس پر سوار ہوکر وہ خُداوند کے حضور پہنچے گا تو بھی اس نے کسی کو اس کی بھنک نہ پڑنے دی۔ اسے جو کچھ معلوم ہوا اس نے اسے اپنے اندر محفوظ کئے رکھا یہاں تک کہ الیشع کو بھی اس کی خبر نہ ہونے دی۔

نہ ہی اس نے اپنی زندگی کے کارناموں کی نمائش کی۔ وہ فروتنی سے ملبس تھا اور وہ تن تنہا اپنے خُدا کے ساتھ آخری سانسیں پوری کرنا چاہتا تھا۔ اس نے الیشع کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی لیکن یہ جوان آدمی بھی ٹلنے والا نہیں تھا۔ ''اور ایلیاہ نے اس سے کہا تو ذرا یہیں ٹھہر جا کیونکہ خُداوند نے مجھ کو یردن کو بھیجا ہے ۔ اس نے کہا خُداوند کی حیات کی قسم اور تیری جان کی سوگند میں تجھے نہیں چھوڑونگا۔سو وہ دونوں آگے چلے۔'' (۲۔سلاطین ۲:۶)

ایلیاہ کا ایمان تھا کہ یہ خُداوند ہی تھا جو اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر بھیج رہا تھا۔الیشع کا بھی یہی ایمان تھا کہ یہ سب کچھ زندہ خُداوند کی طرف سے ہو رہا تھا۔انبیازادوں کو بھی اس بات کا یقین تھا کہ ان کا آقا ان سے لے لیا جانے کو ہے اسلئے وہ بھی دیکھنے کے لئے جمع ہوجاتے تھے۔

۳۔ایلیاہ کا اُٹھایا جانا

ایلیاہ کو بوڑھے لوگوں کی کسی رہائش گاہ پر منتقل نہیں کیا گیا تھا جہاں وہ اپنی آخری گھڑیاں دعا اور دھیان گیان میں گزارتا؛ وہ پہلے سے ہی ریتلے صحراؤں میں خُدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا لیکن اپنے خادم الیشع کے لئے اس کے دل میں ایک خاص نرم گوشہ موجود تھا۔ایلیاہ جانتا تھا کہ الیشع دوبارہ یردن کا دریا پار کر کے اسرائیل میں اپنی نبوتی خدمت کا آغاز کرے گا۔وہ اس کے لئے کیا کر سکتا تھا؟

ایلیاہ نے اُسے موقع دیا کہ وہ اپنے دل کی آرزو کو اس کے سامنے بیان کرے۔ایلیاہ اب اپنے آقا کی مانند بن چکا تھا اسلئے اس نے صرف خُدا کی مرضی پوری کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔''۔۔۔ ایلیاہ نے الیشع سے کہا کہ اس سے پیشتر کہ میں تجھ سے لے لیا جاؤں بتا کہ میں تیرے لئے کیا کروں۔الیشع نے کہا میں تیری منت کرتا ہوں کہ تیری رُوح کا دونا حصہ مجھ پر ہو۔اس نے کہا تو نے مشکل سوال کیا تو بھی اگر تو مجھے اپنے سے جدا ہوتے دیکھے تو تیرے لئے ایسا ہی ہوگا اور اگر نہیں تو ایسا نہیں ہوگا۔اور وہ آگے چلتے اور باتیں کرتے جاتے تھے۔۔۔''(۲۔سلاطین ۲:۹،۱۱)

ایلیاہ الیشع کے دل کا حال جانتا تھا۔انہوں نے بہت سے سال اکٹھے گزارے تھے، کئی کئی میل اکٹھے سفر کیا تھا، بہت سی باتوں کے بارے میں باہم گفتگو کی تھی۔ایلیاہ الیشع کے دل کی گہرائی میں پائی جانے والی خواہش کو بھی جانتا تھا اور اسی لئے اس نے ایک ایسی پیشکش اس کے سامنے رکھی تھی۔پھر اس نے اس سے بضد ہو کر کہا کہ مجھے اکیلا چھوڑ دے اور یہ بات کہتے ہوئے وہ دراصل اس کی وفاداری کا امتحان لے رہا تھا۔

الیشع نے بھی نہ دولت مانگی، نہ اعلیٰ مرتبہ اور نہ ہی دنیوی طاقت کا لالچ کیا۔وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ ایلیاہ کے جانے کے بعد نبوتی منصب کو چھوڑ کر واپس کھیتی باڑی کے امیر کاروبار کی طرف لوٹ جائے گا اور اپنے گھر اور گھرانے کی پرورش کرے گا۔وہ ان سب چیزوں کو''خیر باد'' کہہ چکا تھا۔لیکن وہ جانتا تھا کہ آئندہ کیا ہوگا اور خُدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے اسے باطنی طاقت اور قوت کی ضرورت ہوگی جو اس کے پاس نہیں تھی لیکن اس نے اپنے آقا کے پاس وہ قوت دیکھی تھی۔

اسلئے اس نے یہ درخواست کی، ''تیری روح کا دونا حصہ مجھ پر ہو۔۔۔''

اس ''دونا حصے'' سے کیا مراد ہے؟ استثنا ۲۱:۱۷ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ پہلوٹھے بیٹے کا حق ہوتا تھا۔ الیشع نے اپنے آپ کو ایلیاہ کا پہلوٹھا قرار دیا اور اسی لئے وہ ایلیاہ کی نبوتی خدمت کا وارث بن گیا اس کے لئے اُسے اپنے آقا کی رُوح کا دونا حصہ درکار تھا۔ الیشع کو جو خدمت انجام دینی تھی اس کے متعلق اُسے ایک صحت مند سمجھ بوجھ حاصل ہو چکی تھی اور وہ جانتا تھا وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

آپ کو یاد ہے کہ ایلیاہ نے الیشع کو کس طرح سے آزمایا تھا؟ پہلے اس کے پختہ ارادے کا امتحان لیا۔ ''تو ذرا یہیں ٹھہر جا'' ایلیاہ نے اس سے کہا لیکن جلجال، بیت ایل یا یریحو میں الیشع کی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ یردن موت کی تصویر پیش کرتا ہے اور الیشع تمام دنیوی عیش و آرام کی طرف سے مر چکا تھا اور وہ خُداوند کے ممسوح کی قربت میں رہنا چاہتا تھا۔

پھر اس کی رُوحانی نظر کا امتحان ہوا۔ الیشع کو رُوحانی عالم میں دیکھنے کے قابل بننے کی ضرورت تھی۔ یہ جسمانی آنکھوں سے دیکھنے کی چیز نہیں تھی۔

کیا آپ بھی چاہتے ہیں کہ روح القدس آپ کی رُوحانی آنکھیں کھولے؟ کیا آپ کو بھی خُدا کسی نہ کسی طرح سے آزماتا رہا ہے؟ کیا آپ کو بھی اس بات کی سمجھ بوجھ حاصل ہو چکی ہے کہ اس کی قیمت کیا ہو گی؟ کیا آپ خُدا کے کلام میں سے تحقیق کر کے ان روحانی حقائق کا یقین کر سکتے ہیں کہ خُدا کس طرح سے اقدار، چیزوں اور لوگوں کو دیکھتا اور ان کی عدالت کرتا ہے؟

۴۔ دونے حصے کی نعمت

آیت ۱۱۔ ''کہ دیکھو۔۔۔''! آتشی رتھ نیچے آیا، ایلیاہ کو اٹھایا اور اوپر کی جانب لے گیا لیکن اس کی چادر نیچے الیشع کے پیروں میں آ گری!

مشرقی لوگوں میں چادر ہمیشہ سے ایک خاص اہمیت کی حامل رہی ہے۔ یہ کسی مقدس منصب کی مخصوصیت کا حصہ سمجھی جاتی ہے۔ جب الیشع نے چادر کو اپنے اوپر گرتے دیکھا تو اس نے جان لیا

کہ اب وہ موجودہ اور آئندہ زمانے کے لئے خُدا کا مقرر کردہ نبی ہے۔

اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ یہ سارا منظر دیکھ کر الیشع کے رونگٹے کھڑے ہو گئے! اس بات کا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ شاید اس نے جو کچھ دیکھا اس پر تعجب کرنے کے سوا کوئی اور احساس نمودار نہ ہوا۔ لیکن اس نے فوراً چادر کو اُٹھالیا اور پھر اس کی آزمائش ہوئی۔

وہ دریائے یردن پر واپس آیا اور کنارے پر کھڑا ہو گیا۔ ''اور اس نے ایلیاہ کی چادر کو بھی جو اس پر سے گر پڑی تھی اُٹھالیا اور الٹا پھرا اور یردن کے کنارے کھڑا ہوا۔'' (۲۔سلاطین ۲: ۱۳)

ذرا تصور کی آنکھ سے اُسے وہاں کھڑا ہوا دیکھیں! کیا وہ ہچکچا رہا تھا؟ کیا وہ اس بات پر حیران تھا کہ پانی پر چادر مارنے سے کوئی معجزہ ہو گا بھی یا نہیں؟ اگر ایسا کوئی خیال آیا بھی تو وہ بھی لمحہ بھر کے لئے۔ اس نے ایمان کا عملی مظاہرہ کیا اور پانی کو مارا اور اس کے سامنے پانی دو حصے ہو گیا۔ دوسرے لوگوں نے یہ دیکھا اور اس بات کی گواہی دی کہ ایلیاہ کی روح الیشع کے اوپر ٹھہری ہوئی تھی۔

یاد کیجئے کہ جب یسوع رُوح القدس سے معمور ہوا تو اسے فوراً بیابان میں بھیج دیا گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے۔

آپ کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ ''خداوند ایلیاہ کا خُدا کہاں ہے؟''

خُدا اپنے خادموں کو تو اپنے آسمانی گھر میں لے جاتا ہے لیکن اپنے کام کو جاری رکھتا ہے۔ وہ اپنے رُوح کی نعمتیں اور فضائل عطا کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتا ہے۔

جب پولُس نے افسس کا دورہ کیا تو اس نے وہاں چند شاگردوں کو دیکھ کر ان سے سوال کیا ''کیا تم نے ایمان لاتے وقت رُوح القدس پایا؟'' میں بھی اب آپ سے یہی سوال پوچھتا ہوں۔ اعمال ۱۹: ۱ کا اقتباس نکالیں۔

اگر آپ اس جگہ پر آ چکے ہیں جہاں پولُس ان شاگردوں کو لایا تھا اور آپ نے یسوع پر ایمان لا کر اور بپتسمہ پا کر ایمانداروں کی جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے تو آپ پہلے ہی مسیح کے پاس لائے جانے کے عمل میں رُوح القدس کے کام کا تجربہ کر چکے ہیں۔ اب روح القدس کو اس طرح سے حاصل کرنا ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے ہر عمل کا مالک بن جائے اور آپ کی سوچ و خیال کو اپنے قبضہ

میں کر لے۔ خُدا باپ نے اُسے آپ کو بخش دیا ہے اور اگر آپ اس کی قدرت کی بھرپوری کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ آسمانی انعام ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔

آپ کے لئے خُدا کا یہی انتخاب ہے!

یہ وہ چشمہ ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا! رُوح القدس سے معمور ہوتے جاؤ:

رومیوں ۸: ۹ خُدا کا روح ہر ایماندار کے اندر سکونت کرتا ہے۔ وہ سکونت تو کرتا ہے لیکن اسے اپنی زندگی کا مالک بنانے کے لئے دعوت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

- **یہ ممکن ہے**

''اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی۔'' (اعمال ۲: ۴)

''پطرس نے اُن سے کہا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گُناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے۔ اس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بُلائے گا۔'' (اعمال ۲: ۳۸، ۳۹)

''اُس نے پیشین گوئی کے طَور پر مسیح کے جی اُٹھنے کا ذِکر کِیا کہ نہ وہ عالَمِ اَرواح میں چھوڑا گیا نہ اُس کے جِسم کے سڑنے کی نَوبت پہُنچی ۔ اِسی یِسُوعؔ کو خُدا نے جِلایا جِس کے ہم سب گواہ ہیں۔ پس خُدا کے دہنے ہاتھ سے سر بُلند ہو کر اور باپ سے وہ رُوحُ القُدس حاصِل کر کے جِس کا وعدہ کِیا گیا تھا اُس نے یہ نازِل کِیا جو تُم دیکھتے اور سُنتے ہو۔ کیونکہ داؤد تو آسمان پر نہیں چڑھا لیکن وہ خُود کہتا ہے کہ خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا میری دہنی طرف بَیٹھ۔'' (اعمال ۲: ۳۱۔ ۳۴)

- **یہ شخصی ہے**

''اس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بُلائے گا۔'' (اعمال ۲:۳۹)

''خُدا فرماتا ہے کہ آخری دِنوں میں اَیسا ہوگا کہ مَیں اپنے رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا اور تُمہارے بیٹے اور تُمہاری بیٹِیاں نبُوّت کریں گی اور تُمہارے جوان رویا اور تُمہارے بُڈّھے خواب دیکھیں گے۔'' (اعمال ۲:۱۷)

- **یہ قابِل تکرار ہے**

''اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی۔'' (اعمال ۲:۴)

''جب وہ دُعا کر چُکے تو جِس مکان میں جمع تھے وہ ہِل گیا اور وہ سب رُوح القُدس سے بھر گئے اور خُدا کا کلام دِلیری سے سُناتے رہے۔'' (اعمال ۴:۳۱)

- **یہ کھو بھی جاتا ہے**

''اور خُدا کے پاک رُوح کو رنجِیدہ نہ کرو جِس سے تُم پر مخلصی کے دِن کے لِئے مُہر ہُوئی۔'' (افسیوں ۴:۳۰)

''رُوح کو نہ بُجھاو۔'' (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۹)

- **اسے حاصل کیا جاسکتا ہے:**

''اگر اپنے گُناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گُناہوں کے مُعاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچّا اور عادِل ہے۔'' (۱۔یوحنا۱:۹)

- **مسیح کی خداوندیت کے تابع ہو جائیں**

''پس گناہ تمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے کہ تم اُس کی خواہشوں کے تابع رہو۔ اور اپنے اِعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لئے گُناہ کے حوالہ نہ کیا کرو بلکہ اپنے آپ کو مُردوں میں سے زندہ جان کر خُدا کے حوالہ کرو اور اپنے عضا راست بازی کے ہتھیار ہونے کے لئے خُدا کے حوالہ کرو۔'' (رومیوں ۶: ۱۲، ۱۳)

- **رُوح القدس کے لئے خُدا سے دُعا مانگیں۔**

''اِس لئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کُچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مِل جائے گا۔'' (مرقس ۱۱: ۲۴)

''اِن باتوں کے بعد وہ یِسُوعؔ کو ہَیکل میں مِلا۔ اُس نے اُس سے کہا دیکھ تُو تندرُست ہو گیا ہے۔ پھر گُناہ نہ کرنا۔ اَیسا نہ ہو کہ تُجھ پر اِس سے بھی زِیادہ آفت آئے۔ اُس آدمی نے جا کر یہُودِیوں کو خبر دی کہ جِس نے مُجھے تندرُست کِیا وہ یِسُوعؔ ہے۔'' (یوحنا ۵: ۱۴، ۱۵)

برادر سموئیل

ایوری ہوم فار کرائسٹ کے پاکستان میں رُوحِ رواں اور اوئیکوس تحریک (OIKOS) کے ڈائریکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہر دل عزیز مصنف اور مشنری کی حیثیت سے نوجوان نسل کے لئے خاص بوجھ رکھتے ہیں۔ آپ 18 سے زائد کتب کے مصنف ہیں اور خداوند یسوع کے ساتھ اپنے عشق کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

آپ متلاشیوں کی رہنمائی، ایمانداروں کی حوصلہ افزائی، صلاح کاری اور لٹریچر کی مفت تقسیم کے ذریعے خُداوند کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ کی کتب ''فتح مند زندگی'' کی دس لاکھ کاپیاں، ''نجات سب کے لئے ضروری کیوں؟'' کی پانچ لاکھ کاپیاں، ''بائبل کے نوجوان'' کی چار لاکھ کاپیاں جبکہ ''جنسی خواہش'' کی دو لاکھ سے زائد کاپیاں تقسیم ہو چکی ہیں۔ آپ ایک مخلص، ملنسار اور رُوح القدس سے معمور خادم ہیں۔ آپ نسلِ نو کے لئے برکت اور خُدا کے جلال کا باعث ہیں۔

آج ایسے لوگ بھی ہیں جو خوشحالی اور مالی برکت کا نفع حاصل کرنے کے چکر میں اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اُن کی جیبیں تو بھر گئیں لیکن دل خُدا کی محبت سے خالی ہو گیا، خوشی جاتی رہی، ضمیر کی ملامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اِس لیے ضرور ہے کہ ہم ایلیاہ کی طرح ایزبل اور حالات سے نہیں بلکہ خُدا سے ڈریں کیونکہ خُداوند کا خوف زندگی بخش ہے۔